روزنامہ الفضل ربوہ
جلد ۷۶/۴۱ نمبر ۱۱۹
قدرت ثانیہ نمبر
سوموار
فون ۴۴۹
ایڈیٹر نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
۱۲۔ ذیقعدہ ۱۴۱۱ ھ
۲۷۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش
۲۷۔ مئی ۱۹۹۱ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ دائمی ہے

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے (الوصیّت) میں تحریر فرمایا ہے:

"اے عزیزو جبکہ قدیم سے سُنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جُھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مَت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ربوہ

قیمت
چار روپے

۲۷۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۲۷۔ مئی ۱۹۹۱ء

امامت کے ذریعہ تسلسل

ہجوم مردماں اور کارواں میں بنیادی فرق یہ ہے ۔ کہ ہجوم مردماں کی نہ کوئی ترتیب ہوتی ہے نہ تنظیم اور نہ ان کا کوئی سالار ہوتا ہے ۔ وہ آگے کی طرف بھی بڑھیں تو بے ترتیبی کے ساتھ بڑھتے ہیں اور کچھ کریں بھی تو بے انتظامی کے ساتھ۔ لیکن کارواں ایک منظّم حرکت کا نام ہے ۔ سمت بھی متعیّن ہوتی ہے ۔ رفتار کی نبض پر بھی ہاتھ ہوتا ہے اور ہدف بھی مقرر ہوتا ہے جسے لمحہ بہ لمحہ پا لینے کا احساس بڑھتا رہتا ہے کارواں کے تمام افراد ایک سالار کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اسی کی سُنتے ہیں اور اسی کی مانتے ہیں ۔

کارواں میں ایک تسلسل ہے اور ہجوم مردماں میں اس کا فقدان ۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی جماعت کو کارواں ہی سے تشبیہہ دی جا سکتی ہے ۔ کیونکہ جماعت بھی ایک لیڈر کا تقاضا کرتی ہے ۔ جماعت کے بھی اغراض و مقاصد ہوتے ہیں ۔ اور جماعت کے افراد بھی ایک لیڈر کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور یہی باتیں تسلسل کا باعث ہوتی ہیں ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ــ اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ــ خود تو ایک فرد تھے ۔ لیکن ایک ایسے فرد جنہوں نے ایک جماعت کی بنیاد رکھی ۔ اگر لوگ صرف ان کے گرد اکٹھے ہو گئے ہوتے تو بات اور تھی ۔ لیکن اپنے ساتھ ملنے والوں کو حضرت اقدس نے ایک جماعت میں بدل دیا ۔ ایک نام دیا ۔ ایک کام دیا ۔ ایک ہدف دیا ۔ اور انہی چیزوں کو لے کر یہ جماعت آگے بڑھتی رہی ہے ۔ اور بڑھتی رہے گی ۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ ایک رہنما دیا ۔ ایک سالار دیا ۔ اور پھر ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا ۔ اور یہ ایسی بات ہے جو چلتی ہی رہے گی اور یہ جماعت اپنے لیڈر ۔ اپنے امام کے ساتھ چلتی رہے گی ۔ اور چلتی ہی رہے گی اور اس طرح اس کا تسلسل بھی قائم رہے گا اور اس کی سمت بھی متعیّن رہے گی ۔ جماعت کے لئے سب سے زیادہ اہم اس کا امام ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہمیشہ امام کے ساتھ رکھے ۔

سالارِ کارواں پہ ہماری نظر رہے
دینِ خدا کی راہ ہماری ڈگر رہے
رستہ ہو خارزار کہ پھولوں کی سیج ہو
جاری ہدف کی سمت ہمارا سفر رہے

ـــــــ ابوالاقبال

○

میرے نعروں کو پہچان کر اب مجھے لوگ منصور، منصور کہنے لگے
میری آنکھوں میں شعلے بھڑکنے لگے تو مرے جسم کو طُور کہنے لگے

وہ جو کہتے تھے رات آگئی ہے تو اب، رات کاٹے سے ہرگز نہ کٹ پائے گی
ذرّہ ذرّہ میں خورشید کو دیکھ کر، دیدہ ور، چشم بدور کہنے لگے

جن کے دل میں جھلکتی ہے انکی ضیاء، جن کے ہاتھوں میں ہے ایک روشن دیا
روشنی کو تو وہ نور کہتے ہی تھے، ظلمتِ شب کو بھی نُور کہنے لگے

انکی چاہت نے رنگت کا ہر اک فسوں، کتنا بدلا ہے، مَیں آپ سے کیا کہوں
مجھکو بس اتنا معلوم ہے آجکل، لوگ زنگی کو کافور کہنے لگے

میری منزل اگرچہ بہت دُور ہے، مَیں کبھی دُور کو دُور کہتا نہیں
قربِ منزل کا جن رہروں کو ہے ڈر، وہ قریب آکے بھی "دُور" کہنے لگے

جنکے دل میں بھڑکتی ہے اک آگ سی، جنکا سینہ ہے نفرت کی آماجگہ
جلتے جلتے خیالات کی آگ میں ذہن کو اپنے تنوّر کہنے لگے

آسمانوں سے آئی ہے جب سے صدا، کہ رہا ہے زمانہ بھی اک فیصلہ
جذبۂ خدمتِ دیں کی کیا بات ہے، سب بڑے خود کو "مزدور" کہنے لگے

یوں تو کہنے کو سب کچھ کہا ہے مگر، کون سی بات ان کی ہوئی کارگر
جن کے ہاتھوں سے تلوار اُٹھتی نہیں، خود کو وہ لوگ تیمور کہنے لگے

مَیں نے کب ان سے مانگی ہے کوئی دعا، جو بنی ہو نہ میرے لئے جانفزا
میرے ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھکر، مجھ سے "منظور، منظور" کہتے لگے

مَیں نسیم اپنی ہر بات کو سوچ کر، انکی باتوں کے ہمرنگ کرتا رہا
وہ کہ خود نور ہی نور ہیں، مجھکو بھی، کسقدر پیار سے نُور کہنے لگے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظوم فارسی کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست

وہ سچّی کتاب جس کا نام قرآن ہے

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست　　بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
وہ سچّی کتاب جس کا نام قرآن ہے ہماری شراب معرفت اسی جام کی ہے

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب　　نزدِ ما کفر است و خسران و تباب
اس نورانی کتاب سے ایک قدم بھی دُور رہنا ہمارے نزدیک کفر و زیاں اور ہلاکت ہے

الغرض فرقاں مدارِ دینِ ماست　　او انیسِ خاطرِ غمگینِ ماست
الغرض قرآن ہمارے دین کی بنیاد ہے وہ ہمارے غمگین دل کو بہلانے والا دوست ہے

نورِ فرقاں مے کشد سوئے خدا　　میتواں دیدن ازو روئے خدا
قرآن کا نور خدا کی طرف کھینچتا ہے ہم اس سے خدا کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں

ماچساں بندیم زاں دلبر نظر　　ہمچو روئے او کجا روئے دگر
ہم اس معشوق سے اپنی آنکھیں کیونکر بند کر سکتے ہیں اس کے چہرہ جیسا خوبصورت اور کوئی چہرہ کہاں ہے

روئے من از نورِ روئے او بتافت　　یافت از فیضش دلِ من ہرچہ یافت
میرا مونہہ اس کے مونہہ کے نور کی وجہ سے چمک اٹھا۔ میرے دل نے جو کچھ بھی پایا اسی کے فیض سے پایا

چوں دو چشم کس نداند آں جمال　　جانِ من قربانِ آں شمس الکمال
جس قدر میری دونوں آنکھیں اس کے حسن کو جانتی ہیں اور کوئی نہیں جانتا میری جان کمالات کے اس سورج پر قربان ہے

(سراج منیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصبِ امامت سنبھالنے کے بعد آئمہؑ جماعت احمدیہ کی

پہلی تقاریر

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل)
(اللہ تعالےٰ آپ سے راضی رہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) نے فرمایا:

"میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب ہو چکتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو بلا لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام میں نہیں پہنچے تھے کہ رستہ ہی میں فوت ہو گئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کی کنجیوں کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گئی ہیں مگر آپؐ نے وہ کنجیاں (چابیاں) نہ دیکھیں کہ چل بسے۔ ایسی باتوں میں اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے لوگ تعجب کریں گے کئی (خدائی خبریں) تھیں وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں میرے خیال میں یہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے۔ اور پھر جسے مخاطب کرتا ہے کبھی اس سے مراد اس کا مثیل بھی ہوتا ہے۔"

اس کے بعد فرمایا

"میری پچھلی زندگی پر غور کرلو۔ میں کبھی امام بننے کا خواہشمند نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم (۔) امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں۔ قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں (یعنی صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب نواب محمد علی خان صاحب (ناقل)...... اس وقت مردوں، بچوں، عورتوں کیلئے ضروری ہے۔ کہ وحدت کے نیچے ہوں اور اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کرلو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں خود ضعیف ہوں بیمار رہتا ہوں۔ پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں ....

پس میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن عمائید کا نام لیا ہے۔ ان میں سے کوئی منتخب کرلو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سُن لو بیعت بِک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور میرا سارا خیال انہی سے وابستہ ہوگیا۔ اور میں نے کبھی وطن کا خیال.... تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے۔ اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لئے مشکل سے اٹھایا جاتا ہے۔ کوئی دوسرے کے لئے کیا اور کیونکر اٹھائے۔ طبائع کے اختلاف پر نظر کرکے یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے......

آخر میں آپ نے ارشاد فرمایا:

"اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے)

حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور میں اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔ ... میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں میں کس طرح دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں دنیا کی ہدایت کرسکوں گا۔ اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا ہم تھوڑے ہیں اور دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے تو سنو اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میری مدد کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔ میں انسان ہوں اور کمزور انسان مجھ سے کمزوریاں ہوں گی۔ تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہوں گی میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگذر کروں گا۔ میرا اور تمہارا متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے۔ ... اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو گے۔ اور اس عہد کو مضبوط کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔"

(الفضل مارچ ۱۹۱۴ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)
(اللہ آپ پر رحمتیں کرتا رہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے عہدِ امامت دوہرانے کے بعد فرمایا:۔

"یہ ایک عہد ہے جو صمیمِ قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ عالم الغیب ہے۔ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ لعنتی ہے وہ شخص جو فریب سے کام لیتا ہے۔ میں نے آپ لوگوں کے سامنے دُہرایا ہے۔ میں حتی الوسع (دعوت الی اللہ) کے لئے کوشش کرتا رہوں گا اور آپ میں سے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور خیرخواہی کا سلوک کروں گا۔ چونکہ آپ نے مجھ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالی ہے اس لئے میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی اپنی دعاؤں اور مشوروں سے میری مدد کرتے رہیں گے کہ خدا تعالیٰ میرے جیسے حقیر اور عاجز انسان سے وہ کام لے جو احمدیت (۔) کی اشاعت اور توحید الٰہی کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ اور اپنی رحمت فرماتے ہوئے میرے دل پر آسمانی نور نازل فرمائے۔ اور مجھے وہ کچھ سکھائے جو انسان خود نہیں سیکھ سکتا۔

میں بڑا ہی کم علم ہوں، نااہل ہوں، مجھ میں کوئی طاقت نہیں، کوئی علم نہیں جب میرا نام تجویز کیا گیا تو میں لرز اٹھا اور میں نے دل میں کہا کہ میری کیا حیثیت ہے پھر ساتھ ہی مجھے یہ بھی خیال آیا کہ ہمارے پیارے امام حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی بہت سی نعمتوں اور برکتوں سے نواز رکھا فرمایا ہے

؎ کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

جب ہمارے پیارے امام نے ان الفاظ میں اپنے خدا کو مخاطب فرمایا ہے اور اس کے حضور اپنے آپ کو "کرم خاکی" قرار دیا ہے تو میں تو اس اپنے آپ کو "کرم خاکی" کہنے والے سے کوئی بھی نسبت نہیں رکھتا۔ لیکن ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ میں بے شک ناچیز ہوں اور ایک بے قیمت مٹی کی حیثیت رکھتا ہوں لیکن اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو وہ مٹی کو بھی نور بخش سکتا ہے۔ اور اس مٹی میں بھی وہ طاقتیں اور قوتیں بھر سکتا ہے جو کسی کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں وہ اس مٹی میں ایسی چمک دمک پیدا کرسکتا ہے جو سونے اور ہیروں میں نہ ہو۔

غرضیکہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں اپنی کمزوریوں کو بیان کرسکوں۔ اس لئے آپ دعاؤں سے میری مدد کریں۔ جہاں تک ہو سکے گا میں آپ میں سے ہر ایک کی بھلائی کی کوشش کروں گا۔ اختلاف تو ہم بھائیوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اختلاف کو انشقاق اور تفرقہ اور جماعت میں انتشار کا موجب نہیں بننا چاہیئے۔

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو) کی وفات کے وقت اور بعد میں بھی حضرت بانی سلسلہ کے خاندان کے ہر فرد نے یہ عہد کیا تھا کہ ہم جماعت میں تفرقہ پیدا نہیں ہونے دیں گے اور اس کے لئے جو قربانی ہمیں دینی پڑے ہم دیں گے۔ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ ہم اپنے مفاد کی خاطر جماعت کے مفاد کو قربان کردیں بلکہ بہر صورت ہم جماعت کے مفاد کو مقدم کریں گے۔

سیدنا حضرت (امام جماعت احمدیہ (الثانی) (اللہ آپ سے راضی ہو) کو اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ نے بڑی کامیابی عطا فرمائی اور جو کام خدا تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا تھا اسے انہوں نے پوری طرح نبھایا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو ترقی دیں اور اس میں کمزوری نہ آنے دیں۔

اس بارے میں کل ایک دوست نے مجھ سے بات کرنا چاہی تو میں نے کہا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے خاندان میں کوئی فرد اپنے مفاد کے لئے جماعت کے مفاد کو قربان نہیں کر سکتا۔ حضرت (بانی سلسلہ) کے خاندان کا ہر فرد خدا کا ہے (بانی سلسلہ) کا ہے۔ جماعت کا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی کمزوری اور فتنہ نہ ہو گا۔

پس اب خدا تعالیٰ نے جو یہ ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی ہے اور اس کام کے لئے آپ نے مجھے منتخب کیا ہے۔ میں بہت کمزور انسان ہوں اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ دعاؤں سے میری مدد کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ میں اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کر سکوں اور خدمتِ دین (۔) میں کوئی روک پیدا نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ترقی کرتا چلا جائے حتیٰ کہ (دینِ حق) دنیا کے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے۔

آپ مجھے اپنا ہمدرد اور خیر خواہ پائیں گے کیونکہ سیدنا حضرت (فضل عمر اللہ آپ سے راضی ہو) نے ہماری اس طرح تربیت کی ہے میں چھوٹا تھا اور اب اس عمر کو پہنچا ہوں ہم نے یہی محسوس کیا کہ حضور کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ میرے بچے دنیا کے لئے خیر کا منبع ہوں کسی کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔ اسی خواہش کا حضور نے اپنے ایک شعر میں یوں اظہار فرمایا ہے ع

الٰہی خیر ہی دیکھیں نگاہیں۔

مگر مجھے جو ماں ملی (یعنی حضرت (اماں جان) جس نے میری تربیت کی (۔) یعنی حضرت (اماں جان) وہ ایسی تربیت کرتی تھیں کہ دنیا کا کوئی ماہر نفسیات ایسی تربیت نہیں کر سکتا۔

فرمایا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دو یتیم بچوں (بہن بھائی) کو حضرت (اماں جان) نے پالا تھا۔ آپ نے انہیں اپنے ہاتھ سے نہلایا دھلایا اور ان کی جوئیں خود نکالیں۔ مجھے وہ کمرہ بھی یاد ہے جہاں دستر خوان بچھا تھا اور جس پر حضرت اماں جان نے اپنے ساتھ ان بچوں کو کھانے کے لئے بٹھایا۔ لیکن معلوم نہیں مجھے اس وقت کیا سوجھی کہ میں ان کے ساتھ نہ بیٹھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس دن مجھے حضرت اماں جان نے کھانا نہیں دیا یہاں تک کہ شام کو میں نے خود مانگ کر کھانا کھایا۔

اس میں ایک سبق تھا کہ جس کو دنیا یتیم کہتی ہے مسکین کہتی ہے۔ خدائے تعالیٰ کے بندے سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں اور ان کے نگران بنیں"۔

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۵ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے مسندِ امامت پر متمکن ہونے کے بعد اراکینِ مجلس انتخاب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھے سیکرٹری صاحب (مجلس شوریٰ۔ ناقل) نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) (اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ان کے تمام مقاصد کو کامیاب کرے، تمام نیک کام جن کی بنیادیں انہوں نے رکھیں، ہم سب ان کو محض رضائے باری تعالیٰ کے جذبے سے معمور ہو کر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے) کا انتخاب ہوا تو آپ نے سب سے پہلے مختصر خطاب فرمایا اور اس کے بعد بیعت لی۔

میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ اپنے لئے بھی دعا کریں اور میرے لئے بھی دعا کریں۔

(حضور نے سورۃ بقرہ کی آیت ۲۸۷ کی تلاوت کے بعد فرمایا)

یہ ذمہ داری اتنی سخت ہے، اتنی وسیع ہے اور اتنی دل ہلا دینے والی ہے کہ اس کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بسترِ مرگ پر آخری سانس لینے کے قریب یہ فقرہ ذہن میں آجاتا ہے (اے خدا نہ میری نیکیوں کی جزا دے اور نہ مجھ سے حساب لے)

یہ درست ہے کہ (امام جماعت) خدا بناتا ہے اور ہمیشہ سے میرا اسی پر ایمان ہے اور مرتے دم تک، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی پر ایمان رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اس میں کسی انسانی طاقت کا دخل نہیں۔ اور اس لحاظ سے بحیثیت (امام جماعت) اب میں نہ آپ کے سامنے، کسی کے سامنے جواب دہ ہوں، نہ جماعت کے کسی فرد کے سامنے جوابدہ ہوں۔ لیکن یہ کوئی آزادی نہیں کیونکہ میں براہ راست اپنے رب کے حضور جواب دہ ہوں۔ آپ تو میری غلطیوں سے غافل ہو سکتے ہیں۔ آپ کی میرے دل پر نظر نہیں۔ آپ شاہد و غائب کی باتوں کا علم نہیں جانتے میرا رب میرے دل کی پاتال تک دیکھتا ہے۔ اگر جھوٹے عذر ہوں گے تو انہیں قبول نہیں فرمائے گا۔ اگر اخلاص اور پوری طرح وفا کے ساتھ، تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے کوئی فیصلہ کیا تو اس کے حضور صرف وہی پہنچے گا اس لئے میری گردن کمزوروں سے آزاد ہوئی لیکن کائنات کی سب سے زیادہ طاقتور ہستی کے حضور جھک گئی اور اس کے ہاتھوں میں آئی ہے یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں میرا سارا وجود اس کے تصور سے کانپ رہا ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی رہے، اس وقت تک زندہ رکھے جس وقت تک میں اس کی رضا پر چلنے کا اہل ہوں اور توفیق عطا فرمائے کہ ایک لمحہ بھی اس کی رضا کے بغیر میں نہ سوچ سکوں، نہ کر سکوں۔ وہم و گمان بھی مجھے اس کا پیدا نہ ہو۔ سب کے حقوق کا خیال رکھوں اور انصاف کو قائم کروں جیسا کہ (دینِ حق) کا تقاضا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ انصاف کے قیام کے بغیر احسان کا قیام بھی ممکن نہیں اور احسان کے قیام کے بغیر وہ جنت کا معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا جسے (اپنے اقرباء سے حسن سلوک) کا نام دیا گیا ہے۔ اس لئے سب دعائیں کریں۔

پیشتر اس کے کہ میں بیعت کا آغاز کروں میں چاہتا ہوں کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے درخواست کروں کہ (رفقاء) کی نمائندگی میں آگے تشریف لا کر پہلا ہاتھ وہ رکھیں۔ میری خواہش ہے، میرے دل کی تمنا ہے کہ وہ ہاتھ جس نے سیدنا حضرت اقدس ... ناقل) کے ہاتھوں کو چھوا ہے وہ پہلا ہاتھ ہو جو میرے ہاتھ پر آئے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اس کے بعد بیعت کا آغاز ہو گا"۔

(الفضل ۱۹ جون ۱۹۸۲ء)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

• بیکری • مشروبات اور واشنگ پوڈر
گھریلو ضروریات کیلئے خود گھر پر ارزاں بنائیں۔
بیکری کیلئے: بیکنگ پوڈر۔ ایسنس۔ ختنہ۔ ناریل پوڈر۔ کوکو پوڈر وغیرہ۔
مشروبات کیلئے: فوڈ کلرز۔ ایسنس۔ سٹرک ایسڈ وغیرہ۔
واشنگ پوڈر کیلئے: تنسا پوڈر۔ لیسا پول۔ خوشبو و دیگر اشیاء۔
خط لکھ کر یا بذریعہ وی پی پی گھر پر منگوائیں
مشورہ مفت جوابی لفافہ سے حاصل کریں۔
نوٹ: بہترین غیر ملکی معیار کے مطابق شیمپو بھی دستیاب ہے۔
نصیر برادرز صابن بازار فیصل آباد
فون: دکان: ۲۸۳۱۵ رہائش: ۴۸۳۱۵

جدید دواخانہ خدمت خلق کے مشہور اور مایہ ناز مرکبات
ہمدردِ نسواں حبوبِ اٹھرا — مرض اٹھرا کا شافی علاج
زد جامِ عشق — طاقت کی مشہورِ عالم دوا
دوائی فضلِ الٰہی — اولادِ نرینہ کی بفضلہٖ تعالیٰ مفید دوا
حبِ مروارید عنبری
معجون مقوی رحم — کمزوری رحم، ورم رحم کو دور کرتا ہے
حبِ بواسیر — خونی بواسیر کی مجرب دوا
دوائی خانہ آبادی — بانجھ پن کا مجرب علاج
حبِ شوگر — شوگر کے لئے مفید و مجرب دوا
عرصہ دراز سے دکھی انسانیت کی خدمت کرنے والا ادارہ
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) کا

منظوم کلام

محمّدِ عربی کی ہو آل میں برکت — ہو اس کے حُسن میں برکت جمال میں برکت

ہو اُس کی قدر میں برکت کمال میں برکت — ہو اُس کی شان میں برکت جلال میں برکت

ملے گی سالکِ رہ! تجھ کو حال میں برکت — کبھی بھی ہو گی میسّر نہ قال میں برکت

جہاں پہ کل تھے وہیں آج تم نہ رُک رہنا — قدم بڑھاؤ کہ ہے انتقال میں برکت

لگائیو نہ درختِ شکوک دل میں کبھی — نہ اسکے پھل میں ہے برکت نہ ڈال میں برکت

یقین سی نہیں نعمت کوئی زمانے میں — نہ شک میں خیر ہے نَے احتمال میں برکت

جو چاہے خیر تو کر استخارۂ مسنُون — عبث تلاش نہ کر تیر و فال میں برکت

ہر ایک کام کو تو سوچ کر بچار کے کر — ہمیشہ پائے گا اس دیکھ بھال میں برکت

خدا کی راہ میں دے جس قدر بھی ممکن ہو — کہ اسکے فضل سے ہو تیرے مال میں برکت

ہے عیش و عشرتِ دنیا تو ایک فانی شے — خدا کرے کہ ہو تیرے مآل میں برکت

قلوبِ صافیہ ہوتے ہیں مَہبطِ انوار — کبھی بھی دیکھی ہے رنج و ملال میں برکت

نہ چُپ رہو کہ خموشی دلیلِ نخوت ہے
دُعائیں مانگو کہ ہے عرضِ حال میں برکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت ثانیہ

آئمہ جماعت احمدیہ کے ارشادات

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں۔ ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور کچھ شرائط کی پابندی کرنی ان کے لئے لازمی ہوتی ہے جنکے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور نہیں چل سکتے۔ اور سلسلہ کے متعلق میں نے کہا تھا کہ ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے اور اسکی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں۔ تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اور اسکے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جنکے نتائج ساری جماعت پر آکر پڑتے ہوں۔ کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی۔ اگر ایک شخص اپنے طور پر دوسری قوموں سے لڑائی مول لے لیتا ہے اور ایسا فتنہ اور جوش پیدا کر دیتا ہے جسکے نتیجہ میں ساری جماعت مجبور ہو جاتی ہے کہ اس لڑائی میں شامل ہو۔ تو اسکے متعلق یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے امام اور (ـــــ) کے منصب کو چھین لیا اور خود امام اور (ـــــ) بن بیٹھا۔ اور وہ فیصلہ جس کا اجرا امام اور (ـــ) کے ہاتھوں ہونا چاہیئے تھا۔ خود ہی صادر کر دیا اگر ہر شخص کو یہ اجازت ہو تو تم ہی بتاؤ پھر امن کہاں رہ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں جماعت کے نظام کی مثال اس ٹین کی سی ہو گی جیسے کتے کی دم سے باندھ دیا جاتا ہے اور وہ جدھر جاتا ہے ٹین بھی ساتھ ساتھ حرکت کرتا جاتا ہے امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے دوستوں نے باوجود بیعت کر لینے کے ابھی تک بیعت کا مفہوم نہیں سمجھا۔

میں سمجھتا ہوں اس کی بہت بڑی ذمہ داری جماعت کے علماء پر ہے۔ وہ (امامت) اور اس کی اہمیت پر تقریریں کرنے سے ساکت رہتے ہیں۔ اور ان کے لیکچر ہمیشہ اور اور مضامین پر ہوتے ہیں۔ اس امر کے متعلق بہت ہی کم دلائل قرآن مجید یا احادیث یا عقل سے دئے جائیں گے کہ (امامت) سے وابستگی کتنی اہم چیز ہے۔ وہ سمجھتے ہیں شائد لوگ ان مسائل کو جانتے ہی ہیں۔ اسلئے ان مسائل پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ یہی وہ خیال تھا جس نے (   ) پہلوں کو تباہ کر دیا۔ گذشتہ علماء نے خیال کر لیا کہ توحید پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے بھلا کوئی ایسا بھی ہو سکتا ہے جو توحید کو نہ مانے نتیجہ یہ ہوا کہ توحید ان کے ہاتھوں سے جاتی رہی۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ رسالت پر ایمان لانے کی اہمیت واضح کرنے کی حاجت ہے۔ یہ تو ایک صاف اور واضح مسئلہ ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ رسالت پر ایمان بھی جاتا رہا۔ انہوں نے خیال کر لیا نظام کی ضرورت پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے سب کو معلوم ہی ہے کہ نظام میں سب برکت ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا نظام بھی ٹوٹ گیا۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ نماز اور روزے کی تاکید کرنے کی بار بار کیا ضرورت ہے سب لوگ نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نمازوں میں بھی سستی آگئی۔ اور روزے بھی ہاتھ سے جاتے رہے۔ اسی طرح انہوں نے خیال کر لیا (مزید مسئلوں کا ذکر)

جب کسی قوم کے علماء یہ خیال کر لیتے ہیں کہ فلاں فلاں مسائل لوگ جانتے ہی ہیں اس قوم میں آہستہ آہستہ ان مسائل سے ناواقفیت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور آخر اس نیکی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پس میں سمجھتا ہوں ایک حد تک اسکی ذمہ داری جماعت کے علماء پر ہے۔

لیکن ایک حد تک اسکی ذمہ داری جماعت کے افراد پر بھی ہے۔ کیونکہ ان کے سامنے یہ مسائل بالکل تازہ ہیں۔ اور وہ (امامت) کی اہمیت سے پورے طور سے آگاہ کئے جا چکے ہیں۔ اور گو آج اس پر بحثیں نہیں ہوتیں۔ مگر آج سے بیس سال پہلے اس پر خوب بحثیں ہو چکی ہیں۔ اور خود جماعت کے افراد اسمیں حصہ لیتے رہے ہیں۔ پھر آج وہ ان مسائل کو کیوں بھول گئے۔

پس میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری یہ باتیں سمجھنی مشکل نہیں۔ تم میں سے جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ یہ باتیں مشکل ہیں۔ اور جلد سمجھ میں نہیں آسکتیں وہ کوئی آٹھ دس سال کا بچہ میرے سامنے لے آئے میں اسے یہ تمام باتیں سمجھا کر بتا دیتا ہوں پھر اتنی وضاحت کے بعد بھی تم لوگ نہ سمجھو تو سوائے اسکے اور کیا معنے ہونگے کہ تم چاہتے ہی نہیں کہ سمجھو اور میری باتوں پر عمل کرو میں سوئے ہوئے کو تو جگا سکتا ہوں مگر جو جاگ رہا ہو اور یونہی آنکھیں بند کر کے پڑا ہوا ہو اسے کس طرح جگا سکتا ہوں اسکے متعلق تو میرے پاس سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں کہ میں خدا سے ہی کہوں کہ خدایا مجھے اس نادان دوست سے بچا کہ یہ میرے کام میں روک بنا ہوا ہے"

(الفضل ۵ جون ۱۹۳۷ء)

"اس وقت ہماری جماعت جس حالت میں سے گذر رہی ہے۔ اسمیں اسے پابندیوں کی سخت ضرورت ہے۔ پس میں اپنی جماعت کو یہی نصیحت کروں گا کہ اگر تم ترقی اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تربیت کے ماتحت رہ کر ہی حاصل کر سکتے ہو۔ پابندیوں کے لئے تیار نہ ہو گے اور جب تک احکام کے جوئے کے نیچے گردن نہ رکھ دو گے۔ کچھ ترقی نہ کر سکو گے۔ بیشک جوا پہلے پہل بوجھل لگتا ہے۔ مگر جب عادت ہو جائے تو پھر اس کا احساس بھی نہیں رہتا۔ ...... چاہیئے کہ ہماری جماعت کے افراد خواہ وہ قادیان میں رہتے ہوں یا باہر اپنے آپ کو ہر بات میں ہدایات اور قوانین کا پابند بنائیں۔ اور اسکی ایسی عادت ڈالیں کہ ان کو قوانین معلوم ہی نہ ہوں۔ دیکھو بچے ننگے پاؤں پھرتے ہیں۔ مگر بڑے ہو کر نہیں چاہتے کہ جوتی نہ پہنیں بچے پڑھتے نہیں مگر بڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اسی میں فائدہ سمجھتے ہیں۔ تمہاری یہی حالت ہے اور اب اگر ہدایات کی پابندی کی عادت ڈالو گے تو پھر ان کی پابندی کرنے میں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ عادت تو بری بھی جسکو پڑ جاتی ہے وہ کرتا رہتا ہے۔ پھر اگر نیکی کی عادت ڈالو گے تو وہ کیوں اچھی نہ لگے گی۔ پس پورے طور پر قوانین کے فرمانبردار بن جاؤ اور اطاعت کی عادت ڈالو۔ ورنہ یاد رکھو قطعاً ترقی حاصل نہ ہو گی۔ قوانین کی پابندی چھوڑ کر نہ پہلے کسی قوم نے ترقی کی ہے نہ اب کر سکتی ہے اپنے اپنے زمانہ کی پابندیوں کو مد نظر رکھنے کی وجہ سے پہلے لوگوں نے ترقی کی اسی طرح تم کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ان راستوں پر چلائے جو کامیابی کے راستے ہیں۔ اور کامیابی کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۲۳ء)

"میں یہ دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے کہ جس بات کا ایک دفعہ اعلان ہو اسے اچھی طرح یاد رکھا جائے۔ نظام سلسلہ، نظام سلسلہ جسکا ذکر کرتے ہوئے ہماری زبانیں خشک ہوتی ہیں۔ اسی بات کا نام ہے کہ تمام جماعت ایک قانون کی پابندی کرے اور وہ ہر حرکت و سکون کو مقررہ نظام کے ماتحت رکھے۔

آوارہ گرد لوگوں اور ایک جماعت میں فرق یہی ہوتا ہے کہ آوارہ گردوں کا کوئی نظام نہیں ہوتا۔ اور ان میں سے ہر شخص اپنی مرضی اور منشاء کے ماتحت کام کرتا ہے۔ مگر جماعت اپنے لئے بعض قوانین مقرر کر کے ان کے ماتحت کام کیا کرتی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو اس بات کی پابند قرار دیتی ہے کہ وہ قائم کردہ نظام سے باہر نہیں نکلے گی۔ اس اصل کے ماتحت تمام لوگ اتحاد اور یک جہتی سے کام کیا کرتے ہیں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک بہت سے دوست ایسے ہیں جو نہ تو نظام جماعت کو قائم رکھنے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اگر کوئی اعلان ہو تو اسے یاد رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اعلان سن کر یہ خیال کر لیتے ہیں کہ یہ اعلان ہمارے لئے نہیں۔ دوسروں کے لئے ہے۔ میں دوستوں کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی اعلان ہوتا ہے تو اس سے تمام لوگ مراد ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ بعض لوگوں کا استثناء کر دیا جائے۔ اور کہہ دیا جائے کہ فلاں فلاں شخص مستثنیٰ ہیں۔ اور اگر کسی کو مستثنیٰ نہ کیا جائے تو سب کو اس اعلان کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اپنے نظام کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۳۲ء)

حضرت امام جماعت (الثالث) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمت فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

"(امامت) کے قائم ہونے پر اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے (ــ) آواز پر لبیک کہتے ہوئے اعتصام بحبل اللہ کیا تھا۔ پھر اسکی آواز پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے عہد کو سمجھنے لگتے ہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھتے ہیں اور اسکے مطابق خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والے بن جاتے ہیں اور جب ان کو خدا تعالیٰ کا پیار مل جاتا ہے۔ تو اگر دنیا کی ساری دولتیں اسکے عوض میں قربان ہو جائیں تب بھی وہ نہیں چاہتے کہ وہ پیار ان سے کھو جائے اور خدا ان سے ایک سیکنڈ یا ایک لمحہ کے لئے بھی ناراض ہو۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء)

"جس خوف کا آیت استخلاف میں ذکر ہے وہ وہی خوف ہے جسکو یہاں یوں بیان کیا کہ ایک گڑھا ہے۔ آگ اس میں بھڑک رہی ہے اور اس کے کنارے پر وہ کھڑے ہیں۔ اس سے زیادہ اور خوف کیا ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ آگ خدا تعالیٰ کی لعنت کی آگ ہے اسکے قہر کی آگ ہے۔ اسکی ناراضگی کی آگ ہے۔ تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس وقت قوم پر ایک نہایت ہی خوف کا وقت ہوتا ہے۔ کہ کہیں وہ اس آگ کے گڑھے میں گر نہ جائے۔ تب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا ایک نظارہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں وہ غنی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ متقی، دنیا میں سب سے زیادہ مطہر، دنیا میں سب سے بڑا عالم، دنیا میں سب سے بڑا عاشق قرآن اور عاشق رسول کہلانے والے کا بھی خدا تعالیٰ محتاج نہیں۔ بلکہ یہی شخص اسکا محتاج ہے۔ پس اس وقت اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا نظارہ اس طرح دکھاتا ہے۔ کہ کبھی وہ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس شخص کو چن لیتا ہے جو قوم کی نگاہ میں بوڑھا ہوتا ہے۔ حضرت امام جماعت اول اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کو بہت دفعہ طعنہ دیا گیا بوڑھا آدمی ہے سمجھ کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا بوڑھا ہے یا نہیں۔ لیکن ہے میری پناہ میں۔ میری گود میں۔ اس واسطے تم اسکے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتے۔

کبھی خدا تعالےٰ اپنی قدرت کا اسطرح مظاہرہ کرتا ہے کہ ایک بچے کو چن لیتا ہے دنیا کہتی ہے کہ بچہ ہے۔ قوم تباہ ہو جائے گی۔ ناسمجھ ہے۔ کم علم ہے۔ کم تجربہ ہے۔ مگر خدا کہتا ہے کہ بے شک یہ بچہ ہے مگر میں تو بچہ نہیں ہوں۔ میں اپنی قدرت اس کے ذریعے سے ظاہر کروں گا۔ تب وہ قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے اور پھر وہی بچہ ان لوگوں کا منہ بند کر دیتا جو اسے بچہ سمجھنے والے اور بچہ کہنے والے ہوتے ہیں۔

کبھی وہ کسی ادھیڑ عمر انسان کو چن لیتا ہے جسے دنیا اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق قطعاً نااہل سمجھتی ہے۔ کم علم سمجھتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ یہ کام اسکے بس کا ہے ہی نہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ کام اس کے بس کا نہیں ہوتا۔ لیکن کون سا کام ہے جو اس کے بس کا نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ اسے چنتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اسکے نفس کو اپنی عظمت اور جلال کے جلوہ کے ساتھ کلی طور پر فنا کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں پر کبھی ایسی حالت بھی وارد ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے پیار میں کبھی وہ اس طرح محو اور گم ہو جاتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ ساری دنیا میں منادی کر دیں کہ مجھے تم میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ ان سے جو اور جس قدر کام لینا چاہتا ہے۔ اسی قدر ان کی مدد اور نصرت بھی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اسطرح وہ دنیا پر ثابت کرتا ہے کہ خدا ہی حقیقتاً سب قدرتوں والا اور سب طاقتوں والا ہے۔"

(حضرت امام جماعت الثالث الفضل ۷ مارچ ۱۹۶۶ء)

حضرت امام جماعت (الثالث) فرماتے ہیں:۔

"یہ سمجھنا کہ (امام) اللہ کے سوا کسی اور سے دب جائے گا۔ اس سے بڑھ کر کوئی حماقت نہیں۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرے جسم کے اعضاء بھی سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتے۔ وہ اپنے متعلق یہ کیسے سمجھ سکتا ہے یا سوچ سکتا ہے کہ کبھی وہ کوئی کمزوری اس سلسلہ میں دکھا سکتا ہے جس نے غیر اللہ سے ایک دمڑی کے ہزارویں حصہ کی بھی کوئی چیز نہ لی ہو اور جس نے ہر چیز صرف اپنے مولیٰ سے حاصل کی ہو اور مولیٰ کی عنایتیں اس پر اتنی ہوں کہ انسانی دماغ ان کا احاطہ نہ کر سکے وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ ہی کس طرح ہو سکتا ہے جو ایسا خیال کرتا ہے اس سے زیادہ بے وقوف اور نادان اور جاہل اور کم علم کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء)

"(امام) کا انکسار اور اس کی عاجزی، فروتنی اور اس کا تذلل ہی اس کا مقام ہے۔ اور وہ اس ایمان اور یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میں لاشئے ہوں۔ کچھ بھی نہیں ہوں۔ نہ علم ہے مجھ میں نہ فراست ہے مجھ میں۔ نہ ہی کوئی طاقت ہے مجھ میں اگر کچھ ہے تو وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے وہ جتنا علم دے جتنی طاقت دے اس کی عطا ہے اور اس کے جلال اور عظمت کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ کہیں بھی اس کا اپنا وجود نظر نہیں آتا۔ مٹی کے ذرات ہوا میں بکھر جائیں تب بھی ان کا کچھ وجود ہوتا ہے لیکن ایسے شخص کا وجود اتنا بھی باقی نہیں رہتا ہے۔۔۔۔۔

جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا (امام) بنائے گا۔ اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا۔ اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے۔ اور بشاشت سے کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے۔ کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے۔ اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے نہیں کرتا بلکہ اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ کمزور نہیں خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکتی ہے۔ لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے۔ ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔"

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء)

حضرت فضل عمر — چند یادیں

مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل

تقسیم ملک سے پہلے قادیان کے زمانے میں حضرت فضل عمر گرمیوں میں ڈلہوزی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ۱۹۳۲ء کی بات ہے۔ حضور ڈلہوزی میں موتی ٹبہ نامی پہاڑی پر لارنس ہال کوٹھی میں مع اہل ۔۔۔۔ قیام فرما تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری کا عملہ اور دیگر کارکنان وغیرہ تھوڑے فاصلہ پر ٹیرہ ہال میں مقیم تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور میرے والد مولوی محمد اسماعیل صاحب بھی ان دنوں ٹیرہ ہال میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور میرے والد صاحب بعض کتب کی تصنیف کے سلسلہ میں حضور کے ہمراہ گئے ہوئے تھے۔ میں نے ان دنوں مولوی فاضل کا امتحان دیا۔ والد صاحب نے امتحان کے بعد مجھے کچھ دنوں کے لئے وہاں بلا لیا۔

ٹیرہ ہال کے ساتھ میدان میں ایک بڑا خیمہ نصب تھا جس میں پانچوں نمازیں اور جمعہ ادا کیا جاتا تھا۔ برسات کا موسم تھا۔ نمازیں قریباً جمع ہوتی تھیں۔ ایک روز جب حضور مغرب کی نماز پڑھا چکے تو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب معمول عشاء کی اقامت شروع کی۔ حضور نے فرمایا کہ کیا بارش ہو رہی ہے۔ جب باہر دیکھا گیا تو بارش نہیں ہو رہی تھی اس پر حضور نے فرمایا کہ نماز جمع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور حضور نصف گھنٹہ کے قریب بیٹھے احباب سے گفتگو فرماتے رہے اس کے بعد دوبارہ اقامت کہی گئی اور عشاء کی نماز ادا کی گئی۔

(۲) ایک روز حضرت فضل عمر عشاء کی نماز کے بعد کچھ دیر غالباً تسبیح کرنے کے بعد جب تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت مولوی شیر علی صاحب دو رکعت نماز سے سلام پھیر کر چند قدم حضور کے ساتھ مشایعت کے لئے گئے اور واپس آکر ایک رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ میرے والد صاحب نے دیکھا اور ان سے کہا کہ ایک رکعت کی تو کوئی نماز نہیں ہوتی حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں نے دو رکعت وتر پڑھ کر سلام پھیرا تھا اور حضور کی مشایعت کے بعد واپس آکر باقی ایک رکعت ادا کی ہے۔ اس پر میرے والد صاحب نے کہا کہ وتروں کے درمیان دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر تیسری رکعت الگ پڑھنا تو درست ہے لیکن اتنا وقفہ کرنا قابل غور ہے۔ اس پر حضور کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا "اتنے وقفہ سے کوئی حرج نہیں۔" اس پر بات ختم ہو گئی۔

(۳) قادیان میں واقفین ایک خاصی تعداد میں ایک وقت میں جمع ہو گئے تھے۔ جو بیرون ملک دعوت الی اللہ کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ ان میں سے اکثر گریجوایٹ یا مولوی فاضل تھے۔ مجھے یاد ہے ان میں محترم ملک سیف الرحمن صاحب چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب بھی شامل تھے۔ ان کی تدریس کے لئے باقاعدہ مدرسہ کی شکل بن گئی تھی۔ جنہیں مولوی ارجمند خان صاحب، مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی اور مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری اور بعض اور استاد مختلف مضامین پڑھاتے تھے۔ پرنسپل حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب تھے جو جامعہ احمدیہ سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ ایک دفعہ نصاب یا طریق تعلیم کے بارہ میں اساتذہ میں کچھ اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور کچھ طالب علم ایک رائے پر تھے۔ باقی اساتذہ اور طلباء کی دوسری رائے تھی اور اچھی خاصی اس موضوع

باقی صفحہ ۱۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام

یہ دِل نے کس کو یاد کیا۔ سپنوں میں یہ کون آیا ہے
گُل بوٹوں کلیوں پتّوں سے۔ کانٹوں سے خُوشبو آنے لگی
گُل رنگ شفق کے پیراہن ہیں۔ قوسِ قزح کی پینگوں پر
دیکھیں تو سہی دِن کیسے کیسے حُسن کے رُوپ میں ڈھلتا ہے
جس رُخ دیکھیں ہر من موہن تیرا مُنہ ہی تکتا ہے
میرے دِل کے اُفق پر لاکھوں چاند ستارے روشن ہیں لیکن
جب مالی داغِ جُدائی دے۔ مُرجھا جاتے ہیں گُل بُوٹے
یہ کون ستارا ٹُوٹا جس سے سب تارے بے نُور ہوئے
کیا جلتا ہے کہ چمنیوں سے اُٹھتا ہے دُھواں آہوں کی طرح
کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر۔ کیا دُنیا میں غنی ہوگا
ساتھی دُکھ کے دُکھ بانٹ کے اپنا تن من دھن اپنا بیٹھے

جس سے سپنے جاگ اُٹھے ہیں۔ خوابوں نے نُور کمایا ہے
اِک عنبر بار تصوّر نے یادوں کا چمن مہکایا ہے
اِک یاد کو جھولے دے دے کر۔ پگلے نے دل بہلایا ہے
بَدلی نے شفق کے چہرے پر کالا گیسو بکھرایا ہے
ہر محسن نے تیرے حُسن کا ہی احسان اُٹھایا ہے
جو ڈُوب چکے ہیں اُن کی یادوں نے منظر دُھندلایا ہے
دیکھیں۔ فُرقت نے کیسے پھُول سے چہروں کو کُملایا ہے
کس چندرما نے ڈُوب کے اتنے چاندوں کو گہنایا ہے
اِک درد بداماں سُرمئی رُت نے سارا اُفق کَجلایا ہے
سچّے دِل اُس کی دَولت ہیں۔ اخلاص اس کا سرمایہ ہے
ساتھی سُکھ کے تو پرائے سے ہیں۔ کون گیا۔ کون آیا ہے

غفلت میں عُمر کی رات کٹی۔ دِل مَیلا بال سفید ہوئے
اُٹھ چلنے کی تیاری کر۔ سُورج سر پہ چڑھ آیا ہے

عرفان اور نماز کی لذّت

"عرفان جتنا جتنا بڑھتا چلا جاتا ہے اُتنا اُتنا نماز میں لذّت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور عرفان بڑھانے کے لئے بہت غیر معمولی علم کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر انسان کا اپنا علم عرفان پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اب کائنات پر غور کرنے کے لئے ایک سائنسدان کا غور بہت وسیع ہوگا۔ اگر اسے خدا تعالیٰ عرفان کی آنکھیں ہی نہ دے تو بڑے سے بڑے علم کے باوجود اس کو حمد کا مضمون سمجھ نہیں آئے گا۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیاست میں عدل کو روشناس کرائیں

"امن عامہ کے قیام کی خاطر یا امنِ عالم کے قیام کی خاطر آج صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے صحیح خطوط پہ ایک عالمی جہاد کی بناء ڈالنی ہے۔ اس لئے مَیں آپ سب کو اس اَمر کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ دنیا سے تعصّبات کے خلاف جہاد شروع کریں۔ اور دنیا سے ظلم و ستم کو مٹانے کے لئے جہاد شروع کریں۔ سیاست سے عدل کو روشناس کرانے کے لئے جہاد شروع کریں۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضلِ عمر

آپ کی تعلیم اور آپ کے معلّم

حضرت فضلِ عمر امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:-

"میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت (امام جماعت اوّل اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا ہے۔ آپ چونکہ طبیب بھی تھے۔ اور اس بات کو جانتے تھے کہ میری صحت اس قابل نہیں کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں۔ اس لئے آپ کا طریق تھا کہ آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں سخت ککرے پڑ گئے تھے اور متواتر تین چار سال تک میری آنکھیں دکھتی رہیں۔ اور ایسی شدید تکلیف ککروں کی وجہ سے پیدا ہو گئی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بینائی ضائع ہو جائے گی۔ اس پر (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے میری صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ اور ساتھ ہی آپ نے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ آپ نے کتنے روزے رکھے۔ بہر حال تین یا سات روزے آپ نے رکھے تھے۔ جب آخری روزے کی آپ افطاری کرنے لگے اور روزہ کھولنے کے لئے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یک دم میں نے آنکھیں کھول دیں۔ اور میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔ لیکن اس بیماری کی شدت اور اس کے متواتر حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری ایک آنکھ کی بینائی ماری گئی۔ چنانچہ میری بائیں آنکھ میں بینائی نہیں ہے۔ میں رستہ تو دیکھ سکتا ہوں۔ مگر کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ دو چار فٹ پر اگر کوئی ایسا آدمی بیٹھا ہو جو میرا پہچانا ہوا ہو تو میں اس کو دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی بے پہچانا بیٹھا ہو تو مجھے اس کی شکل نظر نہیں آ سکتی۔ صرف دائیں آنکھ کام کرتی ہے۔ مگر اس میں ککرے پڑ گئے اور وہ ایسے شدید ہو گئے کہ کئی کئی راتیں میں جاگ کر کاٹا کرتا تھا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے میرے استادوں سے کہہ دیا تھا کہ پڑھائی اس کی مرضی پر ہوگی۔ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے۔ اور اگر نہ پڑھے تو اس پر زور نہ دیا جائے۔ کیونکہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ یہ پڑھائی کا بوجھ برداشت کر سکے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) بارہا مجھے صرف یہی فرماتے کہ تم قرآن کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی صاحب سے پڑھ لو اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کچھ طب بھی پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب جن کو خدا تعالیٰ نے اسی سال ہمارے ساتھ ملنے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ ہمارے حساب کے استاد تھے اور لڑکوں کو سمجھانے کے لئے بورڈ پر سوالات حل کیا کرتے تھے۔ لیکن مجھے اپنی نظر کی کمزوری کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ جتنی دور بورڈ تھا اتنی دور تک میری بینائی کام نہیں دے سکتی تھی۔ اور پھر زیادہ دیر تک میں بورڈ کی طرف یوں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کیونکہ نظر تھک جاتی تھی۔ اس وجہ سے میں کلاس میں بیٹھنا فضول سمجھا کرتا تھا۔ کبھی جی چاہتا تو چلا جاتا اور کبھی نہ جاتا۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ایک دفعہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے پاس میرے متعلق شکایت کی کہ حضور یہ کچھ نہیں پڑھتا۔ کبھی مدرسے میں آ جاتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔ مجھے یاد ہے جب ماسٹر صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس یہ شکایت کی تو میں ڈر کے مارے چھپ گیا کہ معلوم نہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کس قدر ناراض ہوں۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جب یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ بچے کا خیال رکھتے ہیں اور مجھے آپ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ کبھی مدرسے چلا جاتا ہے۔ ورنہ میرے نزدیک تو اس کی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کر سکے۔ پھر ہنس کر فرمانے لگے۔ اس سے ہم نے آٹے دال کی دکان تھوڑی ہی کھلوانی ہے کہ اسے حساب سکھایا جائے۔ حساب اسے آئے یا نہ آئے کوئی بات نہیں ...... اگر یہ مدرسہ میں چلا جائے تو اچھی بات ہے۔ ورنہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ سن کر ماسٹر صاحب واپس آ گئے۔ میں نے اس نرمی سے اور بھی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور پھر مدرسے میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ کبھی مہینہ میں ایک آدھ دفعہ چلا جاتا تو اور بات تھی۔ غرض اس رنگ میں میری تعلیم ہوئی اور میں درحقیقت مجبور بھی تھا کیونکہ بچپن میں علاوہ آنکھوں کی تکلیف کے مجھے جگر کی خرابی کا بھی مرض تھا۔ چھ چھ مہینے مونگ کی دال کا پانی یا ساگ کا پانی مجھے دیا جاتا رہا۔ پھر اس کے ساتھ تلی بھی بڑھ گئی۔ ریڈ آئیوڈائڈ آف مرکری کی تلی کے مقام پر مالش کی جاتی تھی۔ اسی طرح گلے پر بھی اس کی مالش کی جاتی تھی۔ کیونکہ مجھے خنازیر کی بھی شکایت تھی۔ غرض آنکھوں میں ککرے، جگر کی خرابی، عظمِ طحال کی شکایت اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہو جانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کا فیصلہ کر دینا کہ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہوگا۔ ایک دفعہ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے میرا اردو کا امتحان لیا۔ میں اب بھی بہت بدخط ہوں۔ مگر اس زمانے میں تو میرا اتنا بدخط تھا کہ پڑھا ہی نہیں جاتا تھا۔ کہ میں نے کیا لکھا۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ پتہ لگائیں میں نے کیا لکھا ہے۔ مگر انہیں کچھ پتہ نہ لگا۔ میرے بچوں میں سے اکثر کے خط مجھ سے اچھے ہیں۔ میرے خط کا نمونہ صرف میری لڑکی امۃ الرشید کی تحریر میں پایا جاتا ہے۔ اس کا لکھا ہوا ایسا ہوتا ہے کہ ہم نے امۃ الرشید کے لکھے ہوئے پر ایک روپیہ انعام مقرر کر دیا تھا کہ اگر خود امۃ الرشید بھی پڑھ کر بتا دے کہ اس نے کیا لکھا ہے تو ایک روپیہ انعام دیا جائے گا۔ یہی حالت اس وقت میری تھی کہ مجھ سے بعض دفعہ اپنا لکھا ہوا بھی پڑھا نہیں جاتا تھا۔ جب میر صاحب نے پرچہ دیکھا تو وہ جوش میں آ گئے اور کہنے لگے یہ تو ایسا ہے جیسے لنڈے لکھے ہوں۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی۔ غصے میں فوراً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کے پاس پہنچے۔ میں بھی اتفاقاً اس وقت گھر میں ہی تھا۔ ہم تو پہلے ہی ان کی طبیعت سے ڈرا کرتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس شکایت لے کر پہنچے تو اور بھی ڈر پیدا ہوا کہ اب نہ معلوم کیا ہو۔ خیر میر صاحب آ گئے۔ اور حضرت صاحب سے کہنے لگے کہ محمود کی تعلیم کی طرف آپ کو ذرا بھی توجہ نہیں۔ میں نے اس کا اردو کا امتحان لیا تھا۔ آپ ذرا پرچہ تو دیکھیں۔ اس کا اتنا برا خط ہے کہ کوئی بھی یہ خط نہیں پڑھ سکتا۔ پھر اسی جوش کی حالت میں وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کہنے لگے آپ بالکل پرواہ نہیں کرتے اور لڑکے کی عمر برباد ہو رہی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب میر صاحب کو اس طرح جوش کی حالت میں دیکھا تو فرمایا "بلاؤ حضرت مولوی صاحب کو"۔ جب آپ کو کوئی مشکل پیش آتی تو ہمیشہ حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کو بلا لیا کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت اوّل کو مجھ سے بڑی محبت تھی آپ تشریف لائے اور حسب معمول سر نیچا ڈال کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔ "مولوی صاحب میں نے آپ کو اس غرض کے لئے بلایا ہے کہ میر صاحب کہتے ہیں کہ محمود کا لکھا ہوا پڑھا نہیں جاتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا امتحان لے لیا جائے"۔ یہ کہتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے قلم اٹھائی اور دو تین سطر میں ایک عبارت لکھ کر مجھے دی اور فرمایا اس کو نقل کرو۔ بس یہ امتحان تھا جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ نے لیا۔ مَیں نے بڑی احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر اس کو نقل کر دیا۔ اوّل تو وہ عبارت کوئی زیادہ لمبی نہیں تھی۔ دوسرے مَیں نے صرف نقل کرنا تھا اور نقل کرنے میں تو اور بھی آسانی ہوتی ہے کیونکہ اصل چیز سامنے ہوتی ہے۔ اور پھر میں نے آہستہ آہستہ نقل کیا الف اور یا وغیرہ احتیاط سے ڈالے۔ جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کو دیکھا تو فرمانے لگے مجھے تو میر صاحب کی بات سے بڑا فکر پیدا ہو گیا تھا۔ مگر اس کا خط تو میرے خط کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ حضرت امام جماعت الاوّل پہلے ہی میری تائید میں ادھار کھائے بیٹھے تھے فرمانے لگے حضور میر صاحب کو تو یونہی جوش آگیا ورنہ اس کا خط تو بڑا اچھا ہے۔ حضرت امام جماعت الاوّل ہمیشہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں تمہاری صحت ایسی نہیں کہ تم خود پڑھ سکو میرے پاس آجایا کرو مَیں پڑھتا جاؤں گا۔ اور تم سنتے رہا کرو۔ چنانچہ انہوں نے زور دے دے کر پہلے قرآن پڑھایا اور پھر بخاری پڑھا دی۔ یہ نہیں کہ آپ نے آہستہ آہستہ مجھے قرآن پڑھایا ہو بلکہ آپ کا طریق یہ تھا کہ آپ قرآن پڑھتے جاتے اور ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کرتے جاتے کوئی بات ضروری سمجھتے تو بتا دیتے ورنہ جلدی جلدی پڑھاتے چلے جاتے۔ آپ نے تین مہینے میں مجھے سارا قرآن پڑھا دیا تھا۔ اس کے بعد پھر کچھ ناغے ہونے لگ گئے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد آپ نے مجھے کہا کہ میاں مجھ سے بخاری تو پوری پڑھ لو۔ دراصل مَیں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب سے قرآن اور بخاری پڑھ لو۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں ہی مَیں نے آپ سے قرآن اور بخاری پڑھنی شروع کر دی تھی۔ گو ناغے ہوتے رہے۔ اسی طرح طب بھی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت مَیں نے آپ سے شروع کر دی تھی۔ طب کا سبق مَیں نے اور میر محمد اسحٰق صاحب نے ایک ہی دن شروع کیا تھا بلکہ میر صاحب کا ایک لطیفہ ہے جو ہمارے گھر میں خوب مشہور ہوا کہ دوسرے ہی دن میر محمد اسحٰق صاحب اپنی والدہ سے کہنے لگے اماں جان مجھے صبح جلدی جگا دیں۔ کیونکہ مولوی صاحب دیر سے مطب میں آتے ہیں۔ میں پہلے مطب میں چلا جاؤں گا تاکہ مریضوں کو نسخے لکھ لکھ کر دوں حالانکہ ابھی ایک ہی دن ان کو طب شروع کئے ہوا تھا۔ غرض مَیں نے آپ سے طب بھی پڑھی اور قرآن کریم کی تفسیر بھی۔ قرآن کریم کی تفسیر آپ نے دو مہینے میں ختم کروادی۔ آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور کبھی نصف پارہ اور کبھی پورا پارہ ترجمہ سے پڑھ کر سنا دیتے۔ کسی کسی آیت کی تفسیر بھی کر دیتے۔ اسی طرح بخاری آپ نے دو تین مہینے میں مجھے ختم کرادی۔ ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں آپ نے سارے قرآن کا درس دیا۔ تو اس میں بھی مَیں شریک ہو گیا۔ چند عربی کے رسالے بھی مجھے آپ سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ غرض یہ میری علمیت تھی۔"

ایک اور موقعے پر آپ اپنے بزرگ استاد حضرت (ر) حکیم مولوی نورالدین اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے کے طریق تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مجھے سب سے بڑی تعلیم جو حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل (ر) اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے نے دی وہ یہی تھی کہ جب مَیں پڑھتے ہوئے کوئی سوال کرتا تو آپ فرماتے میاں آگے چلو۔ اس سوال کے متعلق گھر جا کر خود سوچنا۔

ایک شاندار نکتہ مَیں نے اپنی ذات میں بھی دیکھا ہے۔ مَیں جب حضرت امام جماعت الاوّل اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سے قرآن شریف اور بخاری پڑھا کرتا تھا۔ تو آپ نے آدھ آدھ سیپارہ روز پڑھا کر دو ماہ میں سب ختم کرا دیا۔ مَیں جب کچھ پوچھنا چاہتا تو فرماتے میاں گھر جا کر سوچ لینا۔ دوسرے پڑھنے والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے اگر یہی کوئی سوال کرتا تو فرماتے میاں اٹھو ادھر آکر بیٹھو۔ غرض اس طرح پڑھانے کے بعد فرمایا جو علم نوردین کو آتا تھا پڑھا دیا۔ اس کے اندر ایک نکتہ تھا اور وہ یہ کہ ایک (ر) کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ترجمہ پڑھ لے اور اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ باقی جو علوم ہیں وہ تو خدا کے سکھانے سے آتے ہیں۔ ان کے متعلق اسے اپنے طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ سے حاصل کرنے چاہئیں۔ مَیں اگر حضرت امام جماعت الاوّل — اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی بتائی ہوئی باتوں کو لکھ رکھتا۔ تو آج ان اعتراضوں کے جواب کہاں سے لاتا جو دین حق پر ہو رہے ہیں۔ کیا انہوں نے ہمیشہ زندہ رہنا تھا۔ نہیں۔ اسی لئے انہوں نے وہ گر مجھے بتا دیا جو ان کے بعد بھی میرے کام آنے والا تھا۔

ایک اور موقعہ پر فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ نے اب مجھے بہت علم بخشا ہے۔ لیکن اس کتاب (قرآن) کی چاٹ انہوں نے ہی لگائی اور اس کی تفسیر کے متعلق صحیح راستہ پر ڈالا۔ اور وہ بنیاد ڈالی جس پر عمارت تعمیر کر سکا۔ اس کے لئے دل ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔"

"مَیں نے حضرت امام جماعت الاوّل (ر) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ سے جس طرح پڑھا ہے اور کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا۔ آدھ آدھ پارہ بخاری کا آپ پڑھتے تھے اور کہیں کہیں خود بخود ہی کچھ بتا دیتے تھے۔ اور بعض وقت سبق کے انتظار میں سارا سارا دن گذارنا پڑتا تھا اور کھانا بھی بے وقت کھایا جاتا تھا۔ اسی وقت میرا معدہ خراب ہوا ہے۔ ایک دفعہ میرے سر میں درد تھا اور مَیں پڑھ کر آیا تھا۔ والدہ نے پوچھا کیا پڑھتے ہو۔ میں نے کہا کہ مَیں تو پڑھتا ہی نہیں۔ مولوی صاحب ہی پڑھتے ہیں۔ آپ نے جا کر مولوی صاحب سے کہا آپ کیا پڑھاتے ہیں۔ محمود یوں کہتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا میاں تم ہمیں کہتے بیوی صاحبہ کو کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

ایک دفعہ حضرت امام جماعت الاوّل (ر) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ — اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کی زندگی میں مجھ سے ناراض ہو گئے۔ وجہ یہ کہ آپ نے ایک مضمون لکھوایا تھا اور اس پر ایک انعام مقرر کیا تھا۔ جو بعض کے نزدیک اسی قابل نہ تھا۔ میری رائے بھی یہی تھی۔ ایک شخص نے سختی سے نکتہ چینی کی اور وہ کسی نے میری طرف منسوب کر کے آپ تک پہنچادی۔ مولوی صاحب مجھ سے ناراض ہو گئے۔ مَیں ان دنوں بخاری پڑھتا تھا۔ مَیں فوراً بخاری لے کر آپ کے پاس پڑھنے کے لئے چلا گیا۔ حالانکہ مجھے ان دنوں بخار ہوتا تھا۔ اور کئی ماہ سے سبق چھوڑا ہوا تھا۔ لیکن مَیں نے یہ خیال کیا کہ اگر آج نہ گیا تو ضرور دل میں ایک حجاب پیدا ہو جائے گا اور علم سے محروم رہ جاؤں گا۔

ہم نے ایک دفعہ ایک انجمن بنائی جس میں تقریریں کرنے کی مشق کی جاتی تھی۔ اور اعلیٰ درجہ کی تقریر کرنے والوں کو انعام دیئے جاتے تھے۔ مَیں اس میں جب بھی تقریر کرتا حضرت امام جماعت الاوّل — اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ اس پر ہمیشہ جرح اور نکتہ چینی کرتے۔ کچھ مدت تک اسی طرح ہوتا رہا۔ میرے نفس نے دھوکا دیا اور مَیں نے خیال کیا کہ مولوی صاحب مجھ پر حد سے زیادہ سختی کرتے ہیں۔ مَیں نے ایک مضمون لکھا اور اپنے ایک سکول فیلو (ہم مکتب) کو جو تقریر کرنا نہیں جانتا تھا۔ پڑھنے کے لئے دیا۔ جب اس نے مضمون پڑھا تو حضرت مولوی صاحب — اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے — نے اس کی از حد تعریف کی اس پر میرے دل میں اور احساس ہوا کہ مولوی صاحب مجھ سے سختی کرتے ہیں۔

اس کے متعلق محترم شیخ عبدالعزیز صاحب اپنا تاثر یوں بیان کرتے ہیں۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب — اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے — اپنی امامت کے زمانہ میں جمعہ پڑھانے کے بعد بیت اقصیٰ میں ہی تشریف فرما ہوتے۔ اور چند ایک طلباء تھوڑے تھوڑے وقت میں اپنا اپنا مضمون یا لیکچر سناتے۔ آخر میں حضرت مولوی صاحب ہر ایک کے مضمون اور لیکچر پر ریمارکس کرتے، لیکن حضرت میاں صاحب (فضل عمر) کے مضمون کی زیادہ ہی غلطیاں نکالتے۔ اور بتاتے کہ آپ کو یہ یہ باتیں بیان کرنی چاہئیں تھیں۔ اور اصلاح فرماتے ہوئے نہایت محبت اور شفقت سے ان کی بعض خوبیاں بھی بیان کرتے۔ جس سے کم از کم مَیں تو ضرور سمجھتا کہ میاں صاحب کا مضمون سب سے پچھاڑی ہے جس میں بے شمار نقائص ہیں۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ دراصل آپ میاں صاحب کو ٹرینڈ کر رہے تھے۔ بعد میں مَیں نے خود انہیں ایسے لیکچر دیتے سنا کہ عقل حیران ہو جاتی تھی کہ یہ وہی شخص ہے جو سب سے پچھاڑی تھا

جدید ترین - باسہولت - بہترین

عزیز ایجیکٹور رجسٹرڈ کی معیاری پیش کش

ڈیپ ویل واٹر پمپ

سکشن: ۵۰ فٹ ڈیلیوری: ۵۰ فٹ

۳/۴ x ۱ سے لے کر ۴ x ۵ گنجائش۔ کنواں کھودنے کی ضرورت نہیں۔ مکمل گارنٹی اور بعد از فروخت سروس۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت۔

فون ۸۳۱

خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معیار ــ اخلاق ــ خدمت

حیات سنز گولبازار ربوہ

فون دکان :- ۹۹۷
رہائش :- ۷۷۹

ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، نئے شامیانے، قناتیں، ڈنرسیٹ، صوفہ سیٹ و دیگر سامان (دعوت) کرایہ پر دستیاب ہے ــ پروپرائیٹر : محمد حیات جنجوعہ

رُوم ایئر کُولر (جمبو ۔ نشان ۔ نیشنل) پنکھے ۔ ۔ یُونس فین ۔ ۔ فائیو سٹار فین ۔ عظیم فین ۔
واشنگ مشین (جمبو ۔ صوبی ۔ نیشنل سلیقہ)
سٹیبلائزرز (یونیورسل ۔ نیشنل)
گیس کے چولہے ۔ سیل فیکٹری ریٹ پر۔
نہایت ارزاں قیمت ۔ مکمل گارنٹی۔

حسن ٹریڈرز

بالمقابل ایوان محمود گولبازار ۔ ربوہ
فون ــ ۴۵۴

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص / مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۲۱۳۴

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
۵۲۶۶۷
م
۱۰۹ ۔ سی ماڈل ٹاؤن
فون ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر : ملک عبداللطیف ستکوہی

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور

باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ
فون : دکان ــ 568
ڈے اینڈ نائٹ کار سروس
پروپرائیٹر : مقبول احمد باجوہ

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

شکو بھائی

چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ۔ ربوہ

معاذ اینڈ کمپنی

سوساں روڈ ۔ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
فون ۴۳۱۲۷
باتھ روم ٹائلز ۔ سینٹری ڈیلرز ۔ سینٹری فٹنگز ۔ نیشنل ٹائلز نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں ۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

BABY TONIC	۱۰/-	بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	۳۵/-	بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	• آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	• بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن
مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

لاہور : کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر ۔ اچھرہ فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار راولپنڈی : شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال ۔ صدر پشاور : ڈاکٹر عبدالرحمن معصوم ۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 کوئٹہ : ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد ۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار کراچی : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی حیدر آباد : ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ گوجرانوالہ : کیوریٹو میڈیسن سروسز ۔ گلی حاجی عبدالعزیز ۔ باغبانپورہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
فون ــ ۷۷۱ ، ۶۰۶

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

فون ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائیٹرز : میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

حضرت بانئ سلسلہ کی محبّت الٰہی

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایامِ جوانی کے شب و روز کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"سب سے اوّل اور سب سے مقدم محبتِ الٰہی کا نمبر آتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ چیز ہے جو خالق و مخلوق کے باہمی رشتہ کا مضبوط ترین پیوند اور فطرتِ انسانی کا جزو اعظم ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں اس روحانی پیوند کا جس عجیب و غریب رنگ میں آغاز ہوا۔ اس کا تصور ایک صاحبِ دل انسان میں ایک وجد کی سی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جوانی کا عالم تھا جبکہ انسان کے دل میں دنیوی ترقی اور مادی آرام و آسائش کی خواہش اپنے پورے کمال پر ہوتی ہے۔ اور حضور کے بڑے بھائی صاحب ایک معزز عہدے پر فائز ہو چکے تھے۔ اور یہ بات بھی چھوٹے بھائی کے دل میں ایک گونہ رشک یا کم از کم نقل کا رجحان پیدا کر دیتی ہے۔ ایسے وقت میں حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد صاحب نے علاقہ کے ایک سکھ زمیندار کے ذریعہ جو ہمارے دادا صاحب سے ملنے آیا تھا حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو کہلا بھیجا کہ آجکل ایک ایسا بڑا افسر برسرِ اقتدار ہے جس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں اس لئے اگر تمہیں نوکری کی خواہش ہو تو میں اس افسر کو کہکر تمہیں اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ یہ سکھ زمیندار حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دادا صاحب کا پیغام پہنچا کر تحریک کی کہ یہ ایک بہت عمدہ موقع ہے اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کے جواب میں بلاتوقف فرمایا۔ حضرت والد صاحب سے عرض کر دو کہ میں ان کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں۔ مگر "میری نوکری کی فکر نہ کریں۔ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا نوکر ہو چکا ہوں"۔

(سیرت ـــ جلد اوّل)

یہ سکھ زمیندار حضرت دادا صاحب کی خدمت میں حیران و پریشان ہو کر واپس آیا۔ اور عرض کیا کہ آپ کے بچے نے تو یہ جواب دیا ہے کہ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔ شاید وہ سکھ زمیندار حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس جواب کو اس وقت اچھی طرح سمجھا بھی نہ ہو گا۔ مگر دادا صاحب کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی۔ کچھ دیر خاموش رہ کر فرمانے لگے۔ کہ "اچھا! غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ میں نوکر ہو چکا ہوں تو پھر خیر ہے اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا"۔ اور اس کے بعد بھی کبھی کبھی حضرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ "سچا راستہ تو یہی ہے جو غلام احمد نے اختیار کیا ہے۔ ہم تو دنیا داری میں الجھ کر اپنی عمر ہی ضائع کر رہے ہیں"۔

مگر باوجود اس کے وہ شفقتِ پدری اور دنیا کے ظاہری حالات کے ماتحت اکثر فکر مند بھی رہتے تھے۔ کہ میرے بعد اس بچے کا کیا ہو گا؟ اور لازمہ بشری کے ماتحت حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی والد کے قربِ وفات کے خیال سے کسی قدر فکر ہوا لیکن ...... خدا بڑا وفادار اور قدر شناس آقا ہے۔ چنانچہ قبل اس کے کہ ہمارے دادا صاحب کی آنکھیں بند ہوں۔ خدا نے اپنے اس نوکرِ شاہی کو جس نے اپنی جوانی میں اس کا دامن پکڑا تھا۔ اس عظیم الشان (خبر) کے ذریعہ تسلی دی کہ (ــــــــــ)

اے میرے بندے تو کس فکر میں ہے؟ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ اکثر فرمایا کرتے تھے اور بعض اوقات قسم کھا کر بیان فرماتے تھے کہ یہ خدائی خبر اُس شان اور اس جلال کے ساتھ نازل ہوئی کہ میرے دل کی گہرائیوں میں ایک فولادی میخ کی طرح پیوست ہو کر بیٹھ گئی۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں میری کفالت فرمائی کہ کوئی باپ یا کوئی رشتہ دار یا کوئی دوست کیا کر سکتا تھا؟ اور فرماتے تھے کہ اس کے بعد مجھ پر خدا کے وہ متواتر احسان ہوئے کہ ناممکن ہے کہ میں ان کا شمار کر سکوں۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اور خدا کی کفالت کا ذکر آپ نے اپنی اُردو نظم میں ان الفاظ میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔ ؎

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار
نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

قادیان کے علاقہ کے ایک سکھ زمیندار کا بیان کردہ واقعہ بتا چکا ہوں اس سے ملتی جلتی شہادت ایک معمر ہندو جاٹ کی ہے (جس نے حضور کو گود میں کھلایا بھی تھا) وہ کہتے ہیں کہ جب سے اس (مراد حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ہوش سنبھالا ہے بڑا ہی نیک رہا ہے۔ دنیا کے کسی کام میں نہیں لگا۔ بچوں کی طرح کھیل کود میں مشغول نہیں ہوا۔ شرارت۔ فساد۔ جھوٹ۔ گالی بھی اس نے نہیں دی۔ نہ کسی کو مارا نہ آپ مار کھائی۔ نہ کسی کو بُرا کہا نہ آپ کہلوایا۔ ایک عجیب پاک زندگی تھی مگر ہماری نظروں میں اچھی نہیں تھی۔ نہ کہیں آنا نہ جانا۔ نہ کسی سے سوائے معمولی بات کے بات کرنا۔ اگر ہم نے کبھی کوئی بات کہی کہ میاں! دنیا میں کیا ہو رہا ہے تم بھی ایسے رہو۔ اور کچھ نہیں تو کھیل تماشہ کے طور پر ہی باہر آیا کرو۔ تو کچھ نہ کہتے۔ ہنس کر چپ ہو رہتے۔ آپ کے والد مجھے کہتے نمبردار! غلام احمد کو بلا لاؤ۔ اُسے کچھ سمجھا دیں گے۔ میں جاتا بلا لاتا۔ والد کا حکم سُنکر اسی وقت آ جاتے۔ اور چپ چاپ بیٹھ جاتے اور نیچی نگاہ رکھتے۔ آپ کے والد فرماتے۔ بیٹا غلام احمد ہمیں تمہارا بڑا فکر اور اندیشہ رہتا ہے تم کیا کر کے کھاؤ گے۔ تم روزگار کرو۔ کب تک دلہن بنے رہو گے۔ دیکھو دنیا کماتی کھاتی پیتی ہے کام کاج کرتی ہے۔ تمہارا بیاہ ہو گا۔ بیوی آوے گی۔ بالک بچے ہوں گے وہ کھانے پہننے کے لئے طلب کریں گے ان کا تعہد تمہارے ذمہ ہو گا۔ اس حالت میں تو تمہارا بیاہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ میں کب تک بیٹھا رہوں گا بڑے بڑے افسروں حاکموں سے میری ملاقات ہے وہ ہمارا لحاظ کرتے ہیں۔ میں تم کو چٹھی لکھ دیتا ہوں تم تیار ہو جاؤ۔ یا کہو تو میں خود جا کر سفارش کروں۔ مرزا غلام احمد جواب دیتے کہ ابا بھلا بتاؤ تو سہی کہ جو افسروں کے افسر اور مالک الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے رب العالمین کا فرمانبردار ہو۔ اس کو کسی اور کی ملازمت کی کیا پروا ہے

مرزا غلام مرتضٰے صاحب یہ جواب سنکر خاموش ہو جاتے اور فرماتے اچھا بیٹا جاؤ اپنا خلوت خانہ سنبھالو۔ جب یہ چلے جاتے تو ہم سے کہتے۔ ہمارے بعد یہ کس طرح زندگی بسر کرے گا۔ ہے تو یہ نیک صالح مگر اب زمانہ ایسوں کا نہیں چالاک آدمیوں کا ہے۔ پھر آبدیدہ ہو کر کہتے کہ جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں ہے۔ یہ شخص زمینی نہیں آسمانی ہے یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔

(تذکرہ... حصہ دوم ص ۳۳-۳۴ از پیر سراج الحق صاحب نعمانی)

خود حضور نے اپنے ان فطری رجحانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مقام پر تحریر فرمایا ہے۔

(ــــــــــ)

یعنی نوافل ہی سے (بیت الذکر) میرا مکان۔ صالحین میرے بھائی اور ذکرِ الٰہی میری دولت ہے اور مخلوقِ خدا میرا خاندان۔ یہ بظاہر مختصر فقرے ہیں مگر ان سے عشقِ الٰہی کی ان لہروں کا پتہ چلتا ہے جو غیر معمولی رنگ میں شروع جوانی سے ہی آپ کے وجود پر نازل ہو رہی تھیں۔ در اصل حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا فلسفہ سلوک تمام کا تمام محبت کے محور کے ارد گرد گھومتا ہے۔ خدا سے محبت۔ رسول سے محبت۔ مخلوق سے محبت۔ خدا تک پہنچنے کا راستہ محبت۔ آپ سفر میں ہوتے یا عدالت میں ہوتے یا اپنی رہائش گاہ پر۔ یادِ الٰہی سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہتے تھے۔ بلکہ زندگی کا ہر تغیر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا باعث بنتا تھا۔

ڈلہوزی کے سفروں کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے۔

"جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تھا تو پہاڑی سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھکر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا، اور عبادت میں ایک مزہ آتا۔ اور میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لئے وہاں اچھا موقع ملتا ہے"۔

(حیات... از عرفانی صاحب جلد اوّل ص ۵۵)

ایامِ جوانی میں بہاریں لوٹنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے تصور میں یوں کھو جانا آپ کی اس سے محبت کا پتہ دیتا ہے جو آپ کے قلبِ صافی میں بحرِ مواج کی شکل میں ہر دم موجزن رہتی تھی۔ آپ دست با کار و دل با یار کی مجسم تصویر اور عالمِ جوانی میں محبت الٰہی کے سانچے میں ڈھلا ہوا نفیس قلب تھے۔ جس کے چہرہ مہرہ طرزِ گفتگو اور کردار سے روحانیت کا نور برستا تھا۔ جو ایک اجنبی انسان کو بھی مبہوت کر دیا کرتا تھا۔ چنانچہ ڈلہوزی ہی کے سفر کا ایک واقعہ ہے کہ آپ مقدمہ کے

باقی ص ۱۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق ہو یا مغرب
شمال ہو یا جنوب

جہاں بھی ہوائی جہاز
جاتا ہے
ہماری خدمات حاضر ہیں

air masters

ایمپریس ہاؤس نزد ریلوے ہیڈ کوارٹر
۲۸۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور
مینجر:۔ سید ظہیر احمد شاہ
ٹیلی فون
۲۱۲۸۶۱

ربوہ میں آپ کے جیولرز فون: ۵۵۰
گھر: ۷۴۹، ۵۴۹
پاک گولڈ سمتھ
گولبازار۔ ربوہ

۔ واپڈا کے ضوابط اور الیکٹرک رولز کے مطابق وائرنگ
۔ الیکٹریفیکیشن کا تخمینہ ۔ وائرنگ ٹیسٹ رپورٹ ۔ موٹر وائنڈنگ اور
۔ معیاری سامان بجلی کے لئے ہماری خدمات سے استفادہ کریں۔
نیز ۔ پریشر ککر ۔ واٹر کولر ۔ گرائنڈر اور جوسر کے سپیئر پارٹس اور
ریپئرنگ ۔ شادی بیاہ پر عارضی ڈیکوریشن لائٹ ۔ فینسی لائٹ اور نئے پنکھوں
کی خریداری کے لئے تشریف لائیں۔

نور الیکٹرک
گورنمنٹ لائسنسڈ وائرنگ کنٹریکٹر
ریلوے روڈ۔ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۱/۲ ۳ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

. تقریبات کی معیاری فوٹوگرافی . پولرائیڈ پاسپورٹ سائز فوٹو . کاغذات کی اعلیٰ فوٹوسٹیٹ کے لئے تشریف لائیں۔
فوٹو ٹائم سٹوڈیو
گولبازار۔ ربوہ
پروپرائیٹر: عطاء المنان
فون
۷۳۶

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

احباب جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھرا کی شکار
دکھیا عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان
ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۷۳۹۹۷

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند
حکیم انوار احمد جان ہر ماہ کی

- ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی نمبر ۱ دار العلوم غربی ربوہ
- ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
- ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲-بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ یو پی ایل بالائی منزل لیاقت آباد کراچی ۱۹

اور

- ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں۔

ہر جگہ خواتین کے لیے معائنہ کا انتظام ہے

مینجر
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ فون ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آغا سیف اللہ ۔ ایم اے ایل ایل بی

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل سیّدنا حضرت حکیم

مولانا نورالدین

اللہ تعالیٰ کی تا ابد آپ پر رحمت نازل ہو

قادرِ مطلق جن ہستیوں کا اپنی جماعتوں کی قیادت اور سیادت کے لئے انتخاب کرتا ہے۔ ایسی عظیم المرتبت شخصیات، اپنے اوصاف و اخلاق اور کمالاتِ روحانی کے لحاظ سے کامل طور پر اس کی اہل ہوتی ہیں۔

ان کے نفوسِ قدسیہ میں جذب و کشش کی روحانی تاثیرات اور قبولیت دعا کے شیریں ثمرات ہوتے ہیں۔ معاندین کے مقابل میں وہ قوم کے لئے سپر اور ڈھال ہوتے ہیں۔ اُن کی مخلصانہ قیادت، عاجزانہ دعائیں، پُرحکمت تدابیر ابتلاء کے دور میں ایمان والوں کو محفوظ رکھتی ہیں اور انہیں راہ حق میں استقامت نصیب ہوتی ہے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم سیدنا نورالدین کی طبعی فطرت میں مشیت ایزدی نے شروع سے ہی اپنی محبت ودیعت کر رکھی تھی جس سے صاحب علم اندازہ لگا سکتے تھے کہ قدرت آپ سے کسی خاص غرض اور مقصد کی تکمیل چاہتی ہے۔

آپ کی اس طبعی استعداد اور نورانی فطرت کا آپ کے محبوب امام اور آقا کو کامل ادراک تھا۔

حضور ۔۔۔ آئینہ کمالات ۔۔۔ میں فرماتے ہیں:

میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اور جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔ اُس کا نام اُس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے ۔۔ ۔۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو ہمیشہ میں کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔

(آئینہ کمالات طبع اول صفحہ ۵۸۲ - ۵۸۱ ترجمہ از عربی عبارت)

حضرت سیدنا حکیم نورالدین (اللہ کریم کی تا ابد آپ پر رحمت نازل ہو) کا قلب صافی اپنے امام کے لئے کمال درجہ کی اطاعت، ادب اور عشق کے جذبات سے موجزن رہتا تھا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے اپنی وابستگی کے ابتدائی ایام میں ہی آپ کی ارادت ذیل میں درج آپ کی ایک تحریر سے عیاں ہے:

"عالی جناب مرزا جی مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو اس کے لئے تیار ہوں اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی ضرور ہے تو یہ نابکار (مگر محبِ انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے"

(بحوالہ حیات احمد حصہ اول صفحہ ۲۰۳)

جب آپ نے اپنا ہاتھ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ میں دیا تو پھر اپنے اخلاص و وفا میں ترقی کرتے ہوئے روحانی رفعتوں میں اوج ثریا تک جا پہنچے حضور ۔۔ ۔۔ ۔۔ نے آپ کو جو سندات اخلاص عطا فرمائیں ان کی ایک جھلک ان الفاظ میں ہے:

"حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب و ایثار مال و عزت اور جانفشانی میں فانی ہیں خود نہیں بولتے بلکہ اُن کی روح بول رہی ہے"

(حیات احمد صفحہ ۲۰۳ حاشیہ)

آپ کی ولادت ۱۲۵۸ ہجری بمطابق ۱۸۴۱ء بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور کے ایک متدین خاندان میں ہوئی۔ آپ کے والد حضرت غلام رسول صاحب حافظ قرآن تھے اور اشاعت قرآن کے دلدادہ جبکہ والدہ محترمہ نور بخت صاحبہ بھی دینی علوم میں درک رکھنے والی خاتون تھیں جو اپنے ماحول میں بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھاتی اور فقہ کی تعلیم دیتی تھیں۔

خدا تعالیٰ نے بچپن ہی میں بزرگ اور محبّ قرآن والدین کے ذریعہ آپ کو علم قرآن کی چاشنی عطا فرما دی آپ نے طالب علمی کے ابتدائی دور میں ہی ترجمۂ قرآن سیکھ لیا۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ رحم کرے میری والدہ پر انہوں نے اپنی زبان میں عجیب عجیب طرح سے نکاتِ قرآن مجھ کو بتائے"

(مرقاۃ الیقین صفحہ نمبر ۱۷۴)

جُوں جُوں آپ علم و معرفت میں بڑھتے چلے گئے۔ کلام الٰہی سے محبت میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ عشق قرآن آپکی سیرت میں سب سے اہم اور نمایاں پہلو بن کر سامنے آیا۔ آپ نے فرمایا

"قرآن میری غذا میری تسلّی اور اطمینان کا سچا ذریعہ ہے اور میں جب تک اس کو کئی بار مختلف رنگ میں پڑھ نہیں لیتا مجھے آرام اور چین نہیں آتا۔ بچپن سے میری طبیعت خدا نے قرآن شریف پر تدبر کرنے والی بنائی ہے اور میں ہمیشہ دیر تک قرآن شریف کے عجائبات اور بلند پروازیوں پر غور کرتا ہوں"

(ترجمۃ القرآن پارہ ۲۸ صفحہ ۴۶ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہارم)

کلام الٰہی سے محبت کے نتیجہ میں توحید پرستی آپ کے رگ و ریشہ میں رچ بس گئی تھی خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر حرف آئے! یہ آپ کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ یہ توحید پرستی کی ہی برکت تھی کہ دست غیب کے ذریعہ نصرت الٰہی ہمیشہ آپ کی معاون رہی اور یہ سلسلہ طالب علمی کے زمانہ سے لے کر عہد امامت تک آپ کی پوری زندگی پر محیط ہے۔

آپ نے ضروریات دین کے لئے جو مختلف سفر اختیار کئے اس میں تائید ایزدی کے جو جلوے رونما ہوئے یہ سلسلہ میں شائع ہونے والا لٹریچر ان سے مزیّن ہے۔ مرقاۃ الیقین - حیات نور - تاریخ احمدیت جلد چہارم میں ایسے بہت سارے واقعات درج ہیں جو قاری کو رجوع الی اللہ کا درس دیتے ہیں۔

نصرت الٰہی کی ان تجلیات نے آپکے وجود کو سراپا دعا بنا رکھا تھا۔

توحید خداوندی سے والہانہ پیار نے آپ کو بے مثل توکل علی اللہ۔ جراءت ایمانی۔ شجاعت اور سخاوت کی عظیم الشان صفات سے نوازا تھا غیرت "دین حق" محبت رسول اکرمؐ اور اپنے آقا کے لئے فدائیت کا جذبہ آپ کی سیرت کے درخشاں پہلو تھے۔

قرآن کریم پر تدبّر کی عادت سے آپکو جو برکات حاصل ہوئیں وہ ذہانت۔ حاضر جوابی۔ موقعہ شناسی۔ پُرحکمت کلام۔ وسعت قلبی۔ علم پروری اور انسان دوستی تھیں۔

ان شخصی اور ذاتی اخلاق حسنہ کے علاوہ جماعت پر آپ کا جو اہم ترین احسان ہے وہ ہماری ہر نسل کے لئے سرمایہ ہے۔

آپ بڑھاپے میں تھے۔ مزید برآں سر میں زخم نے جسمانی لحاظ سے آپ کو مزید کمزور اور ناتوان کر دیا تھا۔ لیکن جب بعض حلقوں کی جانب سے منصب امامت سے متعلق جماعت میں ذہنی الجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو جماعتی استحکام اور اس کے روشن مستقبل کی خاطر حضرت ۔۔۔۔۔ نے اپنے آرام و صحت کی کوئی پرواہ نہ کی اور نہ ہی کسی کے مزعومہ اثر و رسوخ کو کچھ وقعت دی۔ آپ نے ایک جوش اور ولولہ کے ساتھ مگر پُرحکمت انداز میں جماعت کے سامنے مقام ۔۔۔۔۔۔ اور منصب امامت کی افادیت کو تقاریر۔ خطبات اور درسوں کے ذریعہ ایسے انداز میں روشن کیا کہ جماعت ہمیشہ اطاعت۔ احترام اور عقیدت کے ساتھ آپ کے ارشادات کو اذہان میں محفوظ رکھے گی اور بار بار اس کو دہرایا جاتا رہے گا۔

آپ کی زندگی کی ابتداء ایک عام انسان کی حیثیت سے ہوئی تحصیل علم کی خاطر رامپور۔ بھوپال۔ لکھنؤ۔ ہندوستان کے دیگر متفرق مقامات اور حرمین شریفین کا سفر کیا۔ سخت ریاضت و محنت کی۔ متبحر دینی عالم اور نہایت فاضل طبیب تھے۔ صحبت صالحین کے طفیل سلوک کی اعلیٰ منازل طے کرتے ہوئے امام ۔۔ ۔۔ کے قدموں میں جگہ پائی۔ اطاعت امام اور جذبہ فدائیت کی صفات کو اپنائے ہوئے بفضل اللہ جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے امید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں

تبخیر معدہ کیلئے مفید گولیاں **ایچ۔کے۔این** گیس، سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

طاقت کا سرچشمہ **گولڈن پلز** پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے لئے بے حد مقوی آزمودہ

نرینہ اولاد کیپسولز
بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے

دواخانہ محافظ صحت

مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاالرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز

گول چوک اوکاڑہ۔ برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۴/۲ مین سٹریٹ۔ اوکاڑہ

لاہور میں لیزر پرنٹر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ

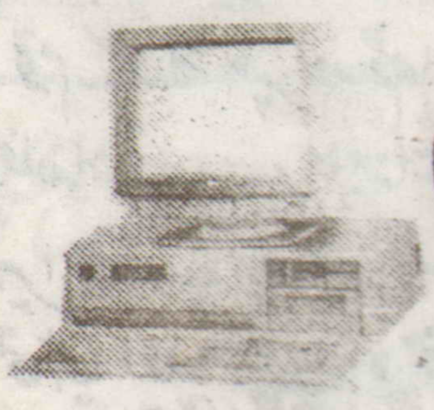

آپ کا اپنا

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسوداجات کی
اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت
اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ
اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ منزل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مرکز سلسلہ میں خدمت کے چھبیس ۲۶ سال

زیورات کی دنیا میں منفرد نام

میاں نسیم احمد طاہر

گولڈ سمتھ

شاہد مارکیٹ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون دکان
۸۳۷
فون گھر
۷۱۷

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ

اچھی صحت کا راز اچھی غذا

ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن

گلشن بیکری

الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ

تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

نذیر سویٹ ہاؤس

خالص عمدہ اور تازہ مٹھائی ہر وقت تیار ملتی ہے

نذیر سویٹ ہاؤس

اقصیٰ روڈ ...... ربوہ

پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت میں منفرد اور با اعتماد نام

NASA

ہمارا تعاون یقیناً آپ کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

ناسا اسٹیٹ ڈیویلپرز اینڈ بلڈرز فیصل آباد

فون: آفس، ۴۴۲۸۶، ۴۷۰۹۲
رہائش: ۴۳۱۱۵

طالبِ دعا: سہیل مشتاق

ہمارا نصب العین۔ بہتر اور بے لوث خدمت۔ ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

پراپرٹی سنٹر

کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن ضیاء

WITH COMPLIMENTS

- ڈیزائنر
- بلڈرز
- فرنیشرز
- فرنیشنگ فیبرکس

فون
۳۷۲۴۹۳

میسرز ووڈ زیلن

پرائیویٹ لمیٹڈ

فورٹریس سٹیڈیم۔ لاہور چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام منتخب ہوئے۔ اس علوّ مرتبت میں بھی عاجزی۔ انکساری اور شکر گذاری کو لازم حال رکھا۔ زمانہ طالب علمی اور ابتدائی دور کے اساتذہ کرام۔ محسنین اور محسنوں کا ذکر نہایت شرح صدر سے کرتے اور ان کی نیک باتوں کو بیان کرتے۔

آپ ہندوستان کے چند مایہ ناز اطبّاء میں سے تھے آپ نے لاکھوں روپے کمائے لیکن سب کچھ اشاعت دین حق۔ اور علم پروری میں خرچ کیا۔ ہزارہا روپے کے مصرف سے نہایت عمدہ کتب خانہ تیار کیا۔ جو کچھ بھی ہوتا وہ یتامیٰ مساکین اور طلبا پر خرچ کر دیتے۔

سادگی اس حد تک تھی کہ کسی اجنبی فرد کے لئے پہلی نظر میں آپ کو پہچان لینا مشکل تھا۔ اگرچہ آپ کی شخصیت بارعب تھی اور آپ کا چہرہ آپ کی باطنی عظمت کا عکاس تھا۔

لاریب آپ ایک جہاندیدہ اور یگانۂ روزگار فاضل عالم دین تھے جو اپنے علم وفضل۔ حکمت اور خداپرست صوفی کی حیثیت میں ہندوستان بھر کے علمی اور دینی حلقوں میں مشہور تھے۔

حضرت سیدنا حکیم مولانا نورالدین کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ۱۸۸۴ء میں روحانی عقیدت پیدا ہوئی اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں آپ نے سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی۔ ۱۸۹۳ء کے اوائل میں دین کی خاطر اپنے امام کے ارشاد پر بھیرہ سے مستقل "ترک وطن" کر لیا اور قادیان کے ہو کر رہ گئے۔

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ حضرت۔۔۔۔ بانی سلسلہ احمدیہ کے پہلے جانشین اور۔۔۔ منتخب ہوئے۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کی وفات پر ملکی اخبارات میں نہایت دکھ بھرے انداز میں تعزیتی تبصرے شائع کئے گئے۔ مختصر انداز میں ان میں سے بعض کا انتخاب ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر زمیندار لاہور نے لکھا:۔

"مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ایک زبردست عالم اور جیّد فاضل تھے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو۔۔۔۔۔۔ دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے ۔۔۔۔۔۔ مولانا حکیم نورالدین کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی جس کے فقدان پر تمام مسلمانوں کو رنج اور افسوس کرنا چاہئے کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کرتا ہے الحق اپنے تبحّر علم وفضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے ہی باکمال تھے"

(زمیندار ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

ایڈیٹر الہلال کلکتہ:۔

"حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم قادیانی وہ علامہ دہر تھے جن کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے میں گذری۔ ہر مذہب وملت کے خلاف اسلام کا ردّ آپ نے آیات قرآنی سے کیا آپ کے پاس علم تفسیر کا بہت بڑا ذخیرہ تھا"

(الہلال ۸ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۳۷۳)

میونسپل گزٹ لاہور نے ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء کو لکھا:۔

"آپ جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم زہد و اتقا کے لحاظ سے۔۔۔۔۔۔۔ جماعت کے لئے تو واقعی ہی ایک پاکباز اور ستودہ صفات۔۔۔۔۔۔ تھے ۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہندوستان۔۔۔۔ میں ایک عالم متبحّر وجید فاضل تھے۔ کلام اللہ سے جو آپ کو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہوگا اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر حرف قرآن مجید کے حقائق ومعارف آشکار فرمانے میں گذارا۔ بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا کرتے ہوئے پائے گئے۔ اسلام کے متعلق آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق سے کئی کتابیں لکھیں اور معترضین کو دندان شکن جواب دیئے۔ بہر حال آپ کی وفات۔۔۔۔۔۔۔ جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم اور عام طور پر اہل اسلام کے لئے بھی کچھ کم افسوسناک نہیں"

(۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار مشرق نے لکھا:

"ان کی زندگی میں ہزارہا ایسے موقعے آئے کہ ان کی آزمائش ہوئی اور انہوں نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے جو فضل وکرم اور ثمرہ اعتماد وصبر انہیں بخشا تھا۔ اس کی تفصیل سوانح عمری میں پائی جاتی ہے جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خداپرست اور پکّے موحّد تھے اور ان کی زندگی "دین حق" کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی وہ صرف پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجے کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا۔"

(۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار مسافر آگرہ لکھتا ہے:۔

"گو اصولاً ہمارے اور ان کے۔ خیالات میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ قطب جنوبی و قطب شمالی کے درمیان لیکن پھر بھی یہ نہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہوگا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار و نیک آدمی تھے علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت "دین" کا بڑا درد اور قرآن شریف پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے۔" (۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

"بھارت" اخبار نے لکھا:۔

"آپ درویش منش اور منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے۔ عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے مذہب کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایام علالت میں بھی قرآن شریف کے ترجمہ میں گہری دلچسپی لیتے رہے۔"

اخبار "وطن" نے تبصرہ کیا:۔

"مولوی صاحب کیا بلحاظ طبابت و حذاقت اور کیا بلحاظ سیاحت علم وفضیلت وعلمیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے۔ علم سے ان کو عشق تھا اور فراہمی کتب کا خاص شوق۔ ان کا پیدائشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور ہے مگر عمر کا بڑا حصہ باہر گذارا اور آخری حصہ قادیان میں۔" (۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار انسٹیٹیوٹ گزٹ علی گڑھ ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء میں یہ تعزیتی نوٹ لکھا گیا۔

قطع نظر اپنے مختص الفرقہ بعض خاص معتقدات کے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حکیم صاحب ایک نہایت بلند پایہ عالم عامل اور علوم دینیہ کے بہت بڑے خادم تھے۔ اس پیرانہ سالی اور ضعف و مرض کی حالت میں بھی آپ کا بیشتر وقت تعلیم و تعلّم میں صرف ہوتا تھا۔ اور ایک طبیب حاذق ہونے کی حیثیت سے بھی آپ خلق اللہ کی بہت خدمت بجا لاتے تھے اس لحاظ سے۔۔۔۔ کا انتقال واقعی سخت رنج و ملال کے قابل ہے۔

اخبار طبیب دہلی نے آپ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا:۔

"افسوس کہ ہندوستان کے ایک مشہور ومعروف طبیب مولوی۔۔۔ حکیم نورالدین صاحب جو علوم دینیہ کے بھی متبحّر عالم باعمل تھے اور جماعت احمدیہ کے محترم پیشوا کچھ عرصہ عوارض ضعف پیری میں مبتلا رہ کر آخر جمعہ گذشتہ کو قریباً اسی سال کی عمر پا کر رحلت فرما گئے ۔۔۔۔۔ حکیم صاحب۔۔۔۔۔ بلا لحاظ احمدی وغیر احمدی یا مسلم یا غیر مسلم سب کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ کا اعلیٰ نمونہ تھے۔

(۲۳ مارچ ۱۹۱۴ء)

پھر اسی اخبار میں آپ کے طریق علاج کی خصوصیات کو بیان کیا: جن میں چند ایک ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں:۔

بعض خطرناک امراض کا علاج قرآن شریف سے استخراج کرنا دوا کے ساتھ دعا بھی کرنا۔

علاج معالجہ کے معاملے میں کسی کی دنیوی وجاہت سے مرعوب نہ ہونا مریضوں سے مطلق طمع نہ رکھنا اور آپ کا اعلیٰ درجہ کا توکل واستغناء۔

نادار مریضوں کا نہ صرف علاج مفت کرنا بلکہ اپنی گرہ سے بھی ان کی دستگیری پرورش کرنا خصوصاً طلبا قرآن و حدیث وطب کی۔

"کرزن گزٹ" ۲۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو لکھا:۔

"حکیم صاحب سے ہمیں ذاتی تعارف حاصل تھا بلکہ ایک عرصہ تک ہم اور حکیم صاحب جموں میں ایک ساتھ رہتے تھے۔۔۔۔۔ نیک دل اور مخیّر تھے۔ صورت و شکل وجیہہ تھی۔ رنگت گندمی تھی قد لمبا تھا۔۔۔۔۔۔ جموں میں ان کے تحت مدرسے اور شفاخانے تھے جن کا انتظام وہ نہایت عمدگی اور نیک نیتی سے چلاتے تھے۔ ۔۔۔۔۔۔۔ تنخواہ کا بڑا حصہ نہایت سیر چشمی اور فیاضی سے طلباء پر آپ خرچ کر دیا کرتے تھے بہت سے طلباء آپ کے ساتھ رہتے تھے نہ صرف ان کی تعلیم کے آپ کفیل تھے بلکہ کھانا کپڑا بھی بڑی فراخی سے انہیں دیا کرتے تھے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص ۸ سے آگے

پر بحث رہتی تھی۔ بالآخر یہ معاملہ دفتر انچارج تحریکِ جدید کے توسط سے حضرت فضل عمر کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضور نے جو فیصلہ فرمایا وہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کی رائے سے مختلف تھا اور دوسرے اساتذہ کی رائے کے مطابق تھا۔ اس سے قبل حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اس موضوع پر کلاس میں اکثر گفتگو فرماتے اور اپنے مؤقف پر غیر معمولی زور دیا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور کا فیصلہ آگیا تو حضرت مولوی صاحب کی زبان پر کلاس میں یا علیحدگی میں اس بارہ میں کبھی کوئی لفظ یا کلمہ نہیں آیا اور حضور کے فیصلہ کو پوری طرح تسلیم کر لیا۔

(۴) ڈلہوزی کا ہی واقعہ ہے ۱۹۴۰ء کے ارد گرد کی بات ہے۔ حضور کی اپنی کوٹھی زیرِ تعمیر تھی اور حضور قریب ہی ایک کوٹھی میں رہائش پذیر تھے اور واقفین کی کلاس مع اساتذہ ان دنوں ڈلہوزی میں آئی ہوئی تھی اور کئی غیر از جماعت بزرگان بھی ڈلہوزی میں گرمیاں گذارنے کے لئے مقیم تھے۔

حضور روزانہ قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے اور اکثر احبابِ جماعت سننے کے لئے حاضر ہوتے جن کی تعداد پچاس سے کم نہ ہوتی تھی۔ کمرۂ درس سامعین سے بھر جاتا تھا۔ ایک دن درس کے دوران حضور اس امر پر روشنی ڈال رہے تھے کہ یہ بات غلط ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب طاقت حاصل ہو گئی تو پھر جنگ کا ارادہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ جنگ بدر کے وقت بھی مسلمان انتہائی کمزوری کی حالت میں تھے اور لڑائی کے قابل نہ تھے اور فرمایا کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر جنگ کے لئے چیلنج دینا پڑتا تو مسلمان اس سے گریز کرتے۔ اس کے لئے حضور نے قرآنِ مجید کی ایک آیت کی طرف اشارہ کیا جس کے الفاظ حضور کو اس وقت یاد نہ تھے۔ حافظ قدرت اللہ صاحب اس وقت مجلس میں موجود تھے۔ حضور نے پوچھا حافظ صاحب وہ کونسی آیت ہے۔ حافظ صاحب کو اس وقت وہ آیت یاد نہ آئی اور حضور کی تقریر میں وقفہ ہو گیا۔ خاکسار پیچھے ایک کونے میں بیٹھا تھا۔ میرے ذہن میں وہ آیت آگئی اور میں نے وہ آیت سنائی۔ حضور سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہاں یہی آیت ہے۔ اس کے بعد حضرت حافظ روشن علی صاحب کا تذکرہ فرمایا کہ جب بھی میں تقریر کرتا اور مجھے کسی آیت کی ضرورت ہوتی تو ان کا ذہن اور حافظہ اتنا تیز تھا کہ فوراً وہ آیت بتا دیتے۔ میں اکثر انہیں سفر میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اسی لئے لندن کانفرنس میں بھی میں انہیں ساتھ لے گیا تھا۔

(۵) ۱۹۳۳ء میں جب حضور ڈلہوزی میں قیام فرما تھے اور وہیں پر حضور کی ڈاک جایا کرتی تھی۔ وہاں پر ڈاکخانہ کا جو عملہ تھا ان میں سے بعض احراری مزاج کے تھے اور وہ پرائیویٹ سیکرٹری کی ڈاک میں کچھ گڑبڑ کرتے تھے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے اعلیٰ حکام سے اس بات کی شکایت کی گئی۔ جس پر ان کی انکوائری ہوئی۔ کچھ دنوں کے بعد ڈاکخانہ کے عملہ کے کچھ لوگ حضور سے ملنے آئے۔ آپ نے ان سے ملاقات کی اور انہیں چائے وغیرہ پیش کی۔ ہم کمرے کے باہر سے دیکھ رہے تھے کہ دورانِ گفتگو وہ لوگ ناشائستگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور بلند آواز سے اور آداب کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ ہمیں باہر سے ان پر شدید غصہ آ رہا تھا کہ انہیں روکا کیوں نہیں جاتا مگر حضور پر نور کا یہ حال تھا کہ آپ بڑے پیار اور بڑے آرام سے ان کی باتوں کا جواب دے رہے تھے اور ان کی ناشائستہ گفتگو پر کسی رنگ میں ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

بقیہ: ص ۱۳ سے آگے

سلسلہ میں پہاڑ پر یکہ میں بیٹھے سفر کر رہے تھے کہ راستہ میں بارش آگئی۔ آپ اپنے ہم سفر ساتھی کے ساتھ یکے سے اتر پڑے اور ایک پہاڑی آدمی کے مکان کی جانب تشریف لے گئے جو راستہ پر ہی واقعہ تھا۔ آپ کے ساتھی نے آگے بڑھ کر مالکِ مکان سے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر اس نے روکا اس پر ان کی باہم تکرار ہو گئی اور مالکِ مکان تیز ہو کر گالیوں پر اتر آیا۔

حضرت صاحب یہ تکرار سنکر آگے بڑھے جونہی آپ کی اور مالک مکان کی آنکھیں ملیں تو پیشتر اس کے کہ آپ کچھ فرماتے اس نے اپنا سر نیچے ڈال لیا اور کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ میری ایک جوان لڑکی ہے۔ اس لئے میں اجنبی آدمی کو گھر گھسنے نہیں دیتا مگر آپ بے شک اندر آجائیں۔

(سیرۃ ..... حصہ اوّل ص۶ طبع دوم)

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶۔ اے بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیراز بیکری ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم گرما کے اوقات کار
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹/۱/۲ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵/۱/۲ بجے سے ۷/۱/۲ بجے تک
ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہا کرے گا۔
ہر مہینہ کے آخری پیر کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا۔
خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH. ROAD
KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶ - ۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

0 قدیمی 0 اوّلین 0 شہرۂ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
پیول گولڈ ... گوجرانوالہ ... ۱۹۹۰ء
برانچیں
0 کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
0 لاہور: ۱-D-۳ گلشن راوی
0 ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
0 منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
0 رحیم یار خان فون: ۴۷۹۹
0 ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

سیرۃ و سوانح حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۸؍دسمبر ۱۹۲۸ء کو حضرت سیدہ مریم صاحبہ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو کے بطنِ مبارک سے تولد ہوئے۔ اس لحاظ سے آپ کی عمر اب ۶۳ سال ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں بے حد برکت دے اور آپ کو عمر طویل عطا کرے۔

آپ کی بزرگ والدہ تاریخ احمدیت کی چند منتخب خواتین میں شامل تھیں۔ آپ حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں جو حضرت بانی سلسلہ کے کبار رفقاء میں سے ایک منفرد اور ممتاز شخصیت تھے۔

حضرت سیدہ نے بچپن سے ہی آپ کی کس طرح تربیت کی اس کی چند جھلکیاں حضور ایدہ اللہ ہی کے الفاظ میں پیش ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر آیا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کوئی واقعہ سامنے آتا تو امی کہا کرتیں دیکھو طاری! اللہ اپنے بندے سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اور اس کی مثال میں مجھے بعض دفعہ حضرت موسیٰ اور گڈریے کا قصہ سناتیں اور کچھ اس انداز سے اور اس پیار بھرے لہجے سے خدا کا ذکر کرتیں کہ ہر ہر لفظ گویا محبت کی کہانی ہوتا۔ اور پھر اسی طرح خدا کے پاک کلام قرآنِ پاک سے بے انتہا محبت تھی۔ سوائے اس کے کہ بیمار ہوں روزانہ صبح نماز سے فراغت حاصل کر کے قرآن کریم پڑھتی تھیں۔ اور مجھے بھی پڑھنے کے لئے کہتی تھیں۔ جب میں پڑھتا تھا تو ساتھ ساتھ میری غلطیاں درست کرتی جاتی تھیں۔ اور مجھے نماز پڑھانے کا ایسا شوق تھا کہ بچپن سے ہی کبھی پیار سے اور کبھی ڈانٹ کر مجھے نماز کے لئے بیت الذکر میں بھیج دیا کرتی تھیں۔"

حضور فرماتے ہیں کہ مجھے فرمایا کرتی تھیں۔

"طاری! تم میرے ایک ہی بیٹے ہو۔ میں نے خدا سے تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہی دعا کی تھی کہ اے میرے رب مجھے ایسا لڑکا دے جو نیک ہو اور میری خواہش ہے کہ تم نیک ہو اور قرآن شریف حفظ کرو۔"

حضرت سیدہ مریم صاحبہ کے طریقِ تربیت کے ضمن میں ایک اور واقعہ خود حضور ایدہ اللہ نے یوں بیان فرمایا۔

"ایک دفعہ بہشتی مقبرہ سے دعا کر کے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں کوئی شخص گزرا جس نے نہ ہمیں سلام کہا نہ میں نے اسے۔ اس پر مجھ سے بہت مایوس ہوئیں کہ تمہیں اتنا بھی سلیقہ نہیں کہ راستہ چلتوں کو سلام کہو۔ میں نے کہا اس نے بھی تو نہیں کہا تھا۔ تو کہنے لگیں تمہیں اس سے کیا غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تو سب کو پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ پھر نصیحت کی کہ دیکھو خواہ کوئی واقف ہو یا ناواقف ہو اسے پہلے سلام کیا کرو۔" (سیرۃ ام طاہر)

اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعاؤں کو خاص درجۂ قبولیت بخشا گیا ہے۔ حضرت سیدہ اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے کس طرح بیقراری سے دعائیں کیا کرتی تھیں۔ اس کا ذکر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، نے حضرت سیدہ کی وفات پر یوں فرمایا:۔

"..... وہ اس بات کے لئے ہمیشہ خاص دعائیں کرتی رہتی تھیں کہ ان کا لڑکا جس کا نام طاہر احمد ہے۔ دین و دنیا کی اعلیٰ ترین ترقیاں حاصل کرے اور اس کی تربیت کا خاص خیال رکھتی تھیں۔"

(الفضل ۶؍اپریل ۱۹۴۴ء صـ۵)

ساڑھے دس سال کی عمر کا ایک واقعہ

حضرت سیدہ کی یہ دعائیں کس طرح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوئیں آج اس کا ایک زمانہ شاہد ہے۔ مگر ساڑھے دس سال کی عمر میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے عزائم کیا تھے اور حضرت سیدہ کی دعائیں کس طرح بارآور ہو رہی تھیں اس کا اندازہ ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جو برس ہا برس حضرت فضل عمر کے فیملی ڈاکٹر کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے بیان فرماتے ہیں:۔

"اس بچہ کا ایک عجیب و غریب واقعہ میں تا زیست نہ بھولوں گا ۱۹۳۹ء کی بات ہے جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ (یعنی حضرت فضل عمر) دھرم سالہ میں قیام پذیر تھے اور جناب عبدالرحیم صاحب نیر بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ تھے۔ ایک دن نیر صاحب نے اپنے خاص لب و لہجہ کے ساتھ کہا، میاں طاہر احمد آپ نے ایک بات (کوئی بات تھی) نہایت اچھی کہی ہے۔ جس سے میرا دل بہت خوش ہوا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو کچھ انعام دوں۔ بتلائیے آپ کو کیا چیز پسند ہے تو اس بچہ نے جس کی عمر اس وقت ساڑھے دس سال کی تھی برجستہ کہا "اللہ"۔ نیر صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا نیر صاحب اگر طاقت ہے تو اب میاں طاہر احمد کی پسندیدہ چیز دیجئے۔ مگر آپ کیا دیں گے؟ اس چیز کے لینے کے لئے تو آپ خود اُن کے والد کے قدموں میں بیٹھے ہیں۔"

(الفضل ۱۲؍مارچ ۱۹۴۴ء صـ۲)

سلسلۂ تعلیم

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور ایف ایس سی تک تعلیم حاصل کی۔ بی اے آپ نے پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ ۷؍دسمبر ۱۹۴۹ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۳ء میں امتیازی حیثیت سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ سیدنا حضرت فضل عمر کے ہمراہ ۱۹۵۵ء میں حصولِ تعلیم کے لئے یورپ تشریف لے گئے۔ ۴؍اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ربوہ واپس تشریف لائے۔

والدہ کی وفات

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے تھے کہ آپ کی پیاری والدہ، حضرت فضل عمر کی چہیتی رفیقۂ حیات جماعت احمدیہ کی ایک برگزیدہ ہستی اور غریبوں، مجبوروں اور بے کسوں کے کام آنے والی مقدس و مطہر خاتون حضرت سیدہ مریم صاحبہ اس عالم ناپائیدار کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی کو روانہ ہو گئیں۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر پندرہ سال کے لگ بھگ تھی حضرت سیدہ کی وفات ایسا سانحہ تھا جس نے پوری جماعت کو غم و حزن میں مبتلا کر دیا سیدی حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر بے نظیر اور کمال صبر و ہمت کا مظاہرہ کیا۔ آپ کے ماموں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب نے آپ کو پرنم آنکھوں کے ساتھ والدہ کی وفات کی خبر دی تو آپ کا فوری ردعمل یہ تھا کہ آپ خاموشی اور سکون کا مجسمہ بن کر تخت پوش پر بیٹھ گئے اور اس قدر صبر کا مظاہرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو فکر ہو گئی کہ ایسا نہ ہو کہ یہ غم آپ کو اندر ہی اندر کوئی گہری تکلیف پہنچانے کا سبب بن جائے۔ پیارے مولا کریم نے اپنے پیارے بندے کو اس شدید غم کے لئے پہلے ہی سے تیار کر رکھا تھا۔ چنانچہ اپنی امی کی وفات پر سیدی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"مجھے دو تین مرتبہ ایسی خوابیں آ چکی ہیں جن سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ بس امی فوت ہو جائیں گی۔ ابھی چند روز ہوئے مجھے خواب میں امی نے کہا کہ میں اس چراغ کی طرح ہوں جو بجھنے سے پہلے ٹمٹما رہا ہو۔"

(الفضل ۲۱؍اپریل ۱۹۴۴ء)

یورپ سے واپسی پر سیدنا حضرت فضل عمر نے آپ کو ۱۹۵۸ء میں وقفِ جدید کا عظیم اصلاحی و تربیتی تنظیم کا ناظم ارشاد مقرر فرمایا۔ اس عہدے پہ آپ مسندِ امامت پر فائز ہونے (۱۰؍جون ۱۹۸۲ء) تک متمکن رہے۔ اس کے علاوہ آپ کو جن اہم جماعتی مناصب پر خدمت کا موقع ملا وہ یہ ہیں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نومبر ۱۹۶۶ء تا اکتوبر ۱۹۶۹ء ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے عہدے پر آپ یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے مسند امامت پر فائز ہونے تک متمکن رہے۔ ۱۹۷۴ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے، قومی اسمبلی میں تشریف لے گئے تو آپ کے ہمراہ جو چار رکنی جماعتی وفد تھا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اس کے اہم رکن تھے۔ اس کے علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں آپکے جیولرز فون : ۵۵۰

گھر : ۶۴۹ ، ۵۴۹

پاک گولڈ سمتھ گولبازار ۔ ربوہ

خدمت میں پیش پیش

میموریل فوٹو سروس ربوہ

اپنی فلموں کی بہترین ڈویلپنگ کروانے کے لئے تشریف لائیں

R.C.H کی جانب سے نئے سال ۹۲ - ۱۹۹۱ء کی نئی کتب اور کاپیاں نیز انگلش میڈیم بک بازار سے بارعایت خرید فرمائیں ۔ آپ کی خدمت میں مصروفِ عمل ۔

رؤف برادرز کاپی اینڈ بک ہاؤس

اقصیٰ چوک ۔ ربوہ

سلسلہ احمدیہ کا ترجمان

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ہر قسم کے علمی ، ادبی ، ملکی و غیر ملکی اخبارات اور رسائل تقسیم کرنے والا واحد ادارہ

فرزانہ لائبریری میلاد چوک صدر ۔ راولپنڈی

تاریخی ، علمی ، ادبی ، ملکی و غیر ملکی ، نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب کی خرید و فروخت کے لئے نیز کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے ۔

میری لائبریری قیصر پلازہ ٹین بازار صدر ۔ راولپنڈی

خدمتِ مخلوق خالق کی رضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا دے یارب

آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے

قدرت نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے ۔ فطرت سے قریب تر طریقۂ علاج ہومیو پیتھی ہیں جرمن ہومیو کورس پیچیدہ اور پرانی امراض کا مؤثر اور کامیاب علاج ہیں ۔ اگر آپنے درج ذیل امراض میں ہر ممکن علاج کے بعد بھی افاقہ نہ پایا ہو تو یہ کورس ضرور آزمائیے ۔

ناک کی جھلی کی سوزش پرانا نزلہ ، زکام ، ہڈی کا بڑھنا ۔ (سائنوسائٹس)	معدہ ، انتڑیوں کی سوزش گیس ، زخم السر	پیٹ اور رحم کی ہر قسم کی رسولیاں و گومڑ	بچوں کی نشوونما میں کمی ۔ قد کا نہ بڑھنا ۔ دانتوں کی تکالیف وغیرہ
گردہ ، مثانہ و پتہ کی پتھری و سوزش	بے اولاد (مرد و خواتین) خواہ کسی بھی نقص کے باعث ہو نیز اولاد نہ ہونے سے محروم حضرات	کمر درد ریڑھ کی ہڈی کے مہرہ یا کسی بھی نقص کے باعث ۔ عرق النساء	
امراضِ قلب انجائنا ، دل کا بڑھ جانا دل کا درد ، سوزش وغیرہ	پراسٹیٹ غدود کا بڑھ جانا ۔ سوزش رسولی	خارش خشک یا تر و دیگر جلدی امراض	بواسیر ۔ ہر قسم کی خونی و بادی فشر ، خارش وغیرہ

اوقات کار : شام ۳:۳۰ تا ۸:۳۰ تعطیل : بروز اتوار

عزیز ہومیو پیتھک سٹور رحمٰن کالونی ۔ یونیورسٹی روڈ ۔ ربوہ (۳۵۴۶۰)

فون : ۴۱۴ (۰۴۵۲۴)

ربوہ میں آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز گولبازار ۔ ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں زیورات خریدنے اور فروخت کرنے کے لئے تشریف لائیں ۔

فون ۶۸۱ ۔ ۶۸۲

مردانہ اولاد سے محروم ، بے اولاد ، اٹھرا ، سوکھا ، گرمی ، گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ

پوسٹ بکس ۱۹۰

فون ۰۴۳۱ ۔ ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷

زیر نگرانی : **حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان**

برانچیں :۔ ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس ، ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ، لاہور : جوہر ٹاؤن فیز 1 بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ ، چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ، کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون : 629443 626280

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے شمار جماعتی اداروں، کمیٹیوں کے رکن اور اہم جماعتی مناصب پر قائم مقام کے طور پر بھی آپ کو وسیع خدمات کا موقع ملا۔ حتیٰ کہ ۱۰ رجون ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص سے آپ کو جماعت احمدیہ کا چوتھا امام منتخب کیا گیا اور ساری جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی زندگی کے بہت سے اہم واقعات اپنے خطبات و تقاریر میں بیان فرمائے ہیں۔ چند واقعات حضور ہی کی زبانِ مبارک میں پیشِ خدمت ہیں۔

حفاظتِ الٰہی

"ایک دو سال کی بات ہے دارالضیافت میں ملنے والوں کا ایک قافلہ آیا جو سولہ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں احمدی تو شائد ایک دو ہی تھے غالب اکثریت غیر از جماعت دوستوں کی تھی۔ یہ لوگ ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتے تھے جہاں جرائم عام ہوتے رہتے ہیں۔ (۔۔) اس وقت عجیب تصرفِ الٰہی ہوا کہ گفتگو شروع کرنے سے پہلے میں نے ان سے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ آپ کس نیت سے یہاں آئے ہیں۔ بعض لوگ بری نیت سے بھی آتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ بعض دفعہ بری نیتیں لے کر آتے ہیں اور یہاں کے نیک اثر کے نتیجے میں ان کی کایا پلٹ جاتی ہے اور بالکل دوسری نیتوں اور ارادوں کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔ (۔۔) (بعد ازاں) ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ میں آپ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ کہنے لگا (۔۔) لیکن شرط یہ ہے کہ اس ملاقات کے وقت کوئی تیسرا آدمی نہ ہو، نہ آپ کا کوئی ساتھی اور نہ ہی میرا کوئی دوست۔ (۔۔) چنانچہ عشاء کے بعد میں دارالضیافت ان سے ملنے گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان صاحب کو تقریباً ۱۰۶ درجے کا بخار تھا اور سارے جسم پر لرزہ طاری تھا۔ ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اس واقعہ کو دیکھ کر ہم اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ میں نے کہا اس چیز کا احمدیت سے کیا تعلق ہے؟ بیچارے ایک مسافر کو بخار چڑھ گیا اور تم کہتے ہو کہ اس واقعہ کو دیکھ کر ہم اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ شخص بُری نیت کے ساتھ آیا تھا اور یہ جو علیحدگی کی ملاقات کی درخواست کر رہا تھا ہمیں پتہ ہے کہ اس کی نیت کیا تھی؟ اس کی صحت اتنی اچھی ہے کہ اس کو ساری عمر کبھی بخار نہیں ہوا اور ہم اس کے گواہ ہیں لیکن عجیب بات ہے کہ جب آپ کے یہاں آنے کا وقت ہوا تو اس سے ذرا پہلے اچانک اس کو دھما دھم بخار چڑھا اور اتنا تیز ہو گیا کہ اس کے قابو میں نہیں رہا۔ چنانچہ اس شخص نے ابھی لیٹے لیٹے نیم بیہوشی کی حالت میں بعض ایسے آدمیوں کو جنہیں میں نہیں جانتا گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ انہوں نے مجھے بدنیت سے بھجوایا تھا۔ ان کا بیڑا غرق ہو۔ مجھے مروا دیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے اس کے اکثر ساتھی احمدی ہو گئے۔"

(الفضل ۱۷ رجنوری ۱۹۸۳ء صد ۳)

مرکزِ گمراہی میں اللہ کی یاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"انگلستان میں جب میں تعلیم حاصل کرتا تھا تو بہت سے پاکستانی جو دبے نماز پڑھتے تھے لیکن لوگوں کے سامنے نماز پڑھنے سے وہ شرماتے تھے۔ بعض احمدی بھی اس کمزوری کا شکار ہوئے۔ چنانچہ ہم نے ان کو سمجھایا۔ میرے ساتھ میر محمود احمد صاحب ناصر بھی پڑھا کرتے تھے۔ یونیورسٹی میں ہمیں جب وقت ملتا تھا ہم وہاں دونوں مل کر نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ شروع میں لوگوں نے تعجب کیا ہوگا۔ مگر ہمیں کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوئی۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض دفعہ پروفیسر کلاس روم یہ کہہ کر خالی کر دیا کرتے تھے کہ تمہاری نماز کا وقت ہو گیا ہے تم یہاں نماز پڑھ لو۔"

"چند سال پہلے یورپ اور امریکہ کے لئے میں اپنے ذاتی سفر پر نکلا تھا اور اپنی بچیوں کو بھی ساتھ لے کر گیا تھا۔ میں نے اُن کی تربیت کی خاطر انہیں اس بات کا پابند کیا۔ حالانکہ عورتوں پر نماز باجماعت فرض نہیں ہے کہ وہاں میلوں میں پھیلی ہوئی سفاری پارکس یا دوسری جگہوں پر جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں وہاں عین سب لوگوں کے درمیان ہم نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ آگے میں کھڑا ہو جاتا تھا پیچھے میری بچیاں اور کوئی احمدی دوست، اگر ہوں تو وہ بھی ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ لوگ ہمارے ارد گرد کھڑے ہو جاتے اور کچھ دیر تعجب سے دیکھتے اور پھر سوال کرتے تھے کہ یہ کیا ہو رہا تھا۔ جب ہم اُن کو بتاتے تھے تو اُن کی ہنسیاں غائب ہو جاتی تھیں اُن کے دل میں احترام کے جذبات پیدا ہو جاتے تھے۔"

ریلوے اسٹیشن کا ایک یادگار واقعہ

"میں نے ایک واقعہ پہلے لکھا بھی ہے مجھے وہ لمحہ بہت پیارا لگتا ہے جو ایک مرتبہ لندن میں نیو ایئرز ڈے کے موقع پر پیش آیا۔ یعنی اگلے دن نیا سال چڑھنے والا تھا اور عید کا سماں تھا۔ رات کے بارہ بجے سارے لوگ ٹرافالگر سکوائر میں اکٹھے ہو کر دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں کیونکہ جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تہذیبی روک نہیں۔ کوئی مذہبی روک نہیں۔ ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس وقت اتفاق سے وہ رات مجھے یوسٹن اسٹیشن پر آئی۔ مجھے خیال آیا جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے۔ اس وقت میرا کوئی خاص الگ مقام نہیں تھا۔ اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیا دن اسی طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے بارہ بجے عبادت کرتے ہیں۔ مجھے بھی موقع ملا۔ میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا۔

کچھ دیر کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آ کر کھڑا ہو گیا ہے اور پھر نماز ابھی میں نے ختم نہیں کی تھی کہ مجھے سسکیوں کی آواز آئی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ایک بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔ میں گھبرا گیا۔ میں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے میں پاگل ہو گیا ہوں اس لئے شاید بے چارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تو اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ہوا۔ میری قوم کو کچھ ہو گیا ہے۔ ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے رب کو یاد کر رہا ہے اس چیز نے اور اس موازنے نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ میں برداشت نہیں کر سکا۔ چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا

GOD BLESS YOU
GOD BLESS YOU
GOD BLESS YOU
GOD BLESS YOU."

(الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء صد ۴-۵)

اطاعت کا ایک معیار

"جب حضرت (امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرتا رہے) کا انتخاب ہوا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جو دوست وہاں موجود تھے، بلا تردد انہوں نے بیعت کی اور زبان سے ایک اقرار کیا اور یہ عہد باندھا کہ ہم (اللہ نے چاہا تو) ہمیشہ اس اقرار کے حقوق کی حفاظت کریں گے اور اس کے تقاضوں کو نباہتے رہیں گے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے۔ لیکن گھر آ کر جب میں نے غور کیا تو میں نے اپنے دل میں بہت سی پرانی میلیں دیکھیں، کئی غلط فہمیاں پائیں، کئی لحاظ سے میں نے دیکھا کہ یہ دل "ہدیۃً" حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق نہیں ہے۔ پھر میں نے آنسوؤں سے اس کو دھویا۔ خدا تعالیٰ کے حضور انکساری سے گرا، اس سے مدد طلب کی کہ میں نہیں جانتا کہ یہ دل "تحفۃً" پیش کرنے کے لائق ہے کہ نہیں، تو توفیق عطا فرما کہ ایسا ہو جائے۔ اور پھر حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ میں نے عرض کیا کہ آج کے بعد میرا دل اور میری جان آپ کے قدموں پہ حاضر ہے اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ آپ سے میری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ ایک دعا میرے لئے کریں کہ حضرت (فضلِ عمر) کے سب بیٹوں میں سب سے زیادہ مجھے عاجزی اور انکساری سے آپ کی خدمت کی توفیق ملے اور ایسی محبت عطا ہو کہ اور کسی کو نہ ہو۔ بعد میں میں نے سوچا کہ بہت بڑی بات کی ہے۔ اور طبیعت میں شرمندگی بھی پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور خیال بھی میرے دل میں آیا کہ زبان اور دل کی گواہی بھی کافی نہیں۔ بسا اوقات انسان بڑے خلوص کے ساتھ اقرار کرتا ہے ہدیہ پیش کرتا ہے۔ زبان کے اور دل کے۔ لیکن جب عملاً ابتلاء کے دور سے گذرتا ہے تو ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ بہت سے بڑے سچے خلوص سے وعدے کرنے والے میری نگاہوں میں پھر گئے اور اس وقت مجھے خیال آیا کہ (۔۔) جب تک عمل میں یہ شہادت نہ ڈھلے اس وقت تک یہ مضمون کامل نہ ہوگا۔ (۔۔) پھر ہمیشہ مختلف مواقع پر مجھے عملاً یہ غور کرنے کا موقع ملا کہ عمل کی دنیا میں ان عہدوں کو سچا ثابت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔"

(الفضل ۲۸ رجون ۱۹۸۲ء صد ۴)

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

حضرت فضل عمر کا ایک کارنامہ

وقف جدید

جو جماعتیں زندگی کی دوڑ میں کامیابی حاصل کرتی ہیں ان جماعتوں کے امام کی اپنی جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت پر بڑی گہری نظر ہوتی ہے وہ اپنی جماعت کی روزمرہ کی علمی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے اور اپنی جماعت کے لئے ایسے منصوبے اور سکیمیں سوچتا رہتا ہے کہ کس طرح جماعت کی بہتر رنگ میں تعلیم و تربیت کی جا سکے۔ اور افراد جماعت کو علمی و تربیتی روحانی اخلاقی لحاظ سے ترقی دی جا سکے۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت فضل عمر نے قیام پاکستان کے بعد جماعت احمدیہ کے ایسے افراد کے لئے جو دیہات میں رہائش رکھتے تھے اور علمی طور پر زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے بلکہ ان کی زیادہ تر تعداد ان پڑھ تھی ان کی تربیت و اصلاح کے لئے ایک منصوبہ ذہن میں تیار فرمایا۔ دیہات میں رہنے والے افراد اخلاص اور جذبہ کی دولت سے مالا مال ہوتے تھے مگر تربیتی طور پر شہری جماعتوں سے پیچھے تھے۔ دیہاتی افراد کے اخلاص اور جذبہ کو بہتر طور پر استعمال کرنے کیلئے حضرت فضل عمر نے جولائی ۱۹۵۷ء میں وقف جدید کا نام لئے بغیر ایک ایسی تحریک کا خاکہ پیش فرمایا جس کے تحت ایسے افراد کو تیار کیا جائے گا جو دیہات کو اپنا وطن بنائیں گے اور وہاں رہائش رکھ کر اپنے دیہاتی بھائیوں کی علمی، روحانی ضروریات کو بہتر رنگ میں پورا کر سکیں گے۔ وہ دینی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم بھی دیں گے اور دیہات میں بسنے والے افراد کی طبی ضروریات کو بھی پورا کریں گے کیونکہ دیہات میں نہ سکول قائم تھے اور نہ ہی ڈاکٹر کی سہولتیں مہیا تھیں۔ حضرت فضل عمر نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۷ میں وقف جدید کی تحریک کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں کہ ایسے نوجوان جن میں خدمت دین کا جوش اور جذبہ ہے وہ اپنی زندگیاں وقف کریں اور میری ہدایات کے مطابق کام کرتے چلے جائیں اور احباب جماعت ایسے سنٹر کھولنے کے لئے دس ایکڑ زمین وقف کریں جس میں وقف جدید کا سنٹر کھولا جا سکے۔ ایک یا زیادہ افراد بھی مل کر یہ زمین وقف کر سکتے ہیں۔

حضرت فضل عمر کی ہدایت پر وقف جدید نے ابتدائی طور پر دس معلمین سے کام کا آغاز کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال میں معلمین کی تعداد نوے تک پہنچ گئی جہاں احمدی نوجوانوں نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں وہاں احباب جماعت نے بھی وقف جدید کی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے احمدی جماعتوں کی طرف سے وقف جدید کے معلمین کے سینکڑوں مطالبے آنے لگے۔ اور جن جن جماعتوں میں معلمین وقف جدید کے تحت سنٹر جاری کئے گئے وہاں جماعتوں کی کایا پلٹ گئی جہاں چند لوگ نماز میں آتے تھے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد ادا کرنے والے پیدا ہو گئے۔ اس طرح جن جماعتوں میں معلمین وقف جدید کام کر رہے تھے ان کے اردگرد کی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا انتظام بھی کیا گیا جس سے ان جماعتوں میں بیداری پیدا ہوئی جہاں ایک دو احمدی تھے ان سے معلمین وقف جدید نے رابطے کئے تو جماعت سے تعلق نہ رکھنے سے جو سستی پیدا ہو گئی تھی ان رابطوں کے سلسلے میں ان احمدیوں میں زندگی عود آئی اور بڑی سرگرمی میں جماعتی کاموں میں حصہ لینے لگے۔ جہاں نماز پڑھانے والا کوئی نہ تھا۔ وہاں ان جماعتوں میں داعین الی اللہ پیدا ہونے شروع ہو گئے ان میں دینی تعلیم کے حصول کی تڑپ پیدا ہو گئی ان جماعتوں میں سے بہت سے نوجوان دینی تعلیم حاصل کر کے مربی سلسلہ اور معلم بن کر جماعت کی تعلیم و تربیت کی ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ وہ جماعتیں جہاں خط پڑھنے والا کوئی نہیں تھا ان جماعتوں میں تعلیم کی اہمیت واضح کی گئی اب ان جماعتوں میں بہت سے بی اے اور ایم اے پاس نوجوان موجود ہیں۔

اس کے علاوہ مالی قربانی کے سلسلہ میں جماعت کے احباب کو تحریک کرنے کے نتیجہ میں وہ جماعتیں جو مالی قربانی کے میدان میں بہت پیچھے تھیں معلمین وقف جدید کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں مالی قربانی کے اونچے معیار کو پہنچ گئیں بعض جماعتوں کے تمام افراد جماعت انصار خدام لجنات ناصرات اور اطفال مالی تحریکات میں حسب استطاعت حصہ لیتے ہیں اور ہر نئی مالی تحریک میں جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں بلکہ افراد اپنی مالی استطاعت سے بھی بڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے جوش اور جذبہ کو دیکھتے ہوئے ان کو اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ حضرت فضل عمر کے عہد میں وقف جدید پاکستان اور ہندوستان تک محدود تھی۔ حضرت امام جماعت الثالث نے ۱۹۶۷ء میں احمدی بچوں اور بچیوں کو وقف جدید میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی اور یہ پیغام دیا کہ آپ آگے بڑھ کر وقف جدید کا بوجھ اٹھائیں۔ اس کام کے لئے دفتر اطفال وقف جدید کا قیام عمل میں آیا۔ پھر ۱۹۷۸ء میں وقف جدید کے تحت ایسی کلاسوں کا انتظام کرنے کی ہدایت فرمائی جس میں دیہاتی جماعتوں میں احباب آئیں اور تین ماہ کی تربیت حاصل کر کے واپس اپنی جماعت میں تعلیم و تربیت کا کام کریں۔ ان کو رضا کار معلمین یا معلمین درجہ دوم کا نام دیا گیا۔

۱۹۸۵ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کو تمام ممالک میں جاری کرنے کا اعلان فرمایا کہ تمام افراد جماعت اپنی استطاعت کے مطابق وقف جدید کی تحریک میں حصہ لیں چنانچہ تمام ممالک کے احمدیوں نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہندوستان میں تحریک شدھی کے سدباب کا کام بھی وقف جدید ہندوستان کے سپرد فرمایا۔ جس کے بڑے خوشکن نتائج نکل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وقف جدید کے ذریعہ ہر سال جماعت احمدیہ کے ہزاروں افراد قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن مجید ناظرہ قرآن مجید باترجمہ۔ نماز ناظرہ، نماز باترجمہ بنیادی مسائل تلاوت قرآن مجید اور نماز باجماعت کا عادی بنایا گیا۔ قرآن و حدیث حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے علاوہ دنیوی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ حفظان صحت کے طریقوں سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ایک معمولی تحریک کی حیثیت سے وقف جدید کی ابتداء ہوئی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اور جماعت احمدیہ کے آئمہ کی ہدایات کے نتیجے میں وقف جدید ایک تناور درخت بن چکی ہے جس کی شاخیں پاکستان بھارت سے نکل کر دنیا کے تمام ممالک میں قائم ہو چکی ہیں۔

وقف عارضی

سیدنا حضرت فضل عمر نے وقف جدید جیسی اہم تحریک فرمائی۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر بے حد رحم فرماتا رہے، نے وقف عارضی کی تحریک جاری فرمائی۔ اس کے لئے آپ نے فرمایا۔

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

وقفِ نو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور کی اہم ترین تحریکات میں ایک نمایاں تحریک 'وقفِ نو' کی تحریک ہے اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانچ ہزار واقفین نو کی تحریک فرمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سات ہزار سے زائد بچے جماعت نے خدا کی راہ میں پیش کر دیئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء میں "تحریک وقف نو" کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"انبیاء کی یہ سنت ہے کہ وہ خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ دینے کی خاطر اپنی اولادیں بھی اس کے حضور پیش کرتے ہیں اور بعض ابھی اولاد پیدا بھی نہیں ہوتی وہ بھی پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ ابرار کی بھی یہی سنت ہے۔۔۔۔ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ نے بھی چلہ کشی کی چالیس دن تک یہ گریہ و زاری کرتے رہے کہ اے خدا! مجھے اولاد دے اور وہ اولاد دے جو تیری غلام ہو۔ میری طرف سے تحفہ ہو تیرے حضور۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ۱۷ سے آگے

آپ نے اپنی عمر میں صدہا بے خانماں اور غریب طلباء کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا۔ ..... آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے بڑے مذاق تھے۔ ایک طلباء کی پرورش اور تعلیم دوسرے نادر الوجود کتابوں کا جمع کرنا۔ بس اسی میں آپکی تنخواہ صرف ہو جاتی تھی۔ آپ بہت ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی اور راستبازی سے کرتے تھے۔"

ماہ جولائی ۱۹۱۴ء رسالہ "البلاغ" جلد ا نمبر ۲ میں ایک نوٹ دیا جس کا عنوان تھا

"الوداع اے نورالدین"

پھر نہایت ہی فصیح و بلیغ الفاظ اور دردناک انداز میں آپ کے اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ کو بیان کیا جس میں عام قاری کی مناسبت سے چند فقرات کا انتخاب تحریر کیا جاتا ہے:۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں تحریک احمدیہ کے کاروانِ سالار و حقائق معنوی کے نباض حکیم نورالدین کی تعزیت میں سب سے پیچھے ہوں۔ ایک ایسی شخصیت جو وسعت علمی کے ساتھ زہد و تورع کے عملی مظاہر کا گنجینہ تھی اب ہم میں نہیں ہے ....

.... اس کی آخری زندگی کا بیشتر حصہ تحریک احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہا۔ اور اس کے لیل و نہار اسی جہد دینی کے پُرمشقت مظاہر میں وقف ہوئے۔ بے شک جس پُرخلوص ایثار اور شیفتہ پیوستگی کے ساتھ اس نے اپنے ہادی کا ساتھ دیا اس کی نظیر .... .. نہیں مل سکتی ....

نورالدین کا پیمان عقیدت ہجوم مخالفت کے باوجود بہ پیوستگی استوار تھا، اور وہ ایک کوہ گراں کی طرح برق جہندہ اور ابر فروشندہ کے سامنے یکساں پائے ثبات پر قائم تھا۔"

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

حبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	زدجام عشق خاص قیمت ۵۰۰ روپے	تریاقِ معدہ خرابی ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	روشن کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۲ دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	شباب آور موتی قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	راحتِ جان تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	سُرمہ جواہر مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریِن قیمت ۲۰ روپے	سونے چاندی کی گولیاں قیمت ۲۰۰ روپے	شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	تریاقِ بواسیر خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ ــــ پوسٹ بکس ۶۰

شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

فون
دکان: ۶۴۹
رہائش: ۸۴۱

فینسی اشیاء کا مرکز

ہر روز نئی ورائٹی

فینسی کراکری ہاؤس

اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

شادی بیاہ کیلئے کراکری کا سامان

بارعایت خرید فرمائیں

ڈیکوریشن پیس ۔ ڈِنر سیٹ ۔ ٹی سیٹ ۔ کپ پرچ ۔ ٹرے سیٹ ۔ عمراک گلاس ۔ رائل واٹر کولر ۔ رہبر واٹر کولر ۔ میچنگ واٹر کولر ۔ تھرماس ۔ ہاٹ پاٹ ۔ واٹر کولر ۔ پلاسٹک ورائٹی

کپڑے کی معیاری خریداری کیلئے

شیخ کلاتھ ہاؤس

اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

گھریلو اشیائے صرف اور شادی بیاہ کیلئے صاف ستھرے مصالحہ جات کیلئے

شیخ سپر کریانہ سٹور

متصل بلدیہ ۔ اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

تازہ مچھلی، مرغ اور چھوٹا گوشت خرید فرمائیں

ادریس فش شاپ

رحمت بازار ربوہ

نیز کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں

محلہ دارالفضل مکان ۴۲
چونگی نمبر ۳ ربوہ

ھوالشافی

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز

ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں

الیاس دواخانہ

مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں

حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان ۔ اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

ماسٹر واچ کمپنی اینڈ ویڈیو فنکشن

ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں پہلی بار

ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں

گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس

سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین

پتہ : ماسٹر واچ کمپنی ۔ برانچ ۲

5 ۔ سخی پلازہ مین بولیوارڈ

ڈیفنس سوسائٹی روڈ ۔ لاہور

قابل فروخت

غلّہ منڈی دارالرحمت میں رہائشی اور کمرشل ضروریات کیلئے ایک باموقعہ مکان ۔ انعام منزل ۱۳/۱۰ رقبہ ایک کنال ساڑھے چار مرلے ۔ کونے کا پلاٹ ۔ دو طرف سڑک ۔ بجلی ۔ سوئی گیس اور پانی کے دو دو کنکشن ۔ مسقف رقبہ ۲۷۰۰ مربع فٹ ۔ دکانوں کا نقشہ منظور شدہ ۔ دو رہائشی سیٹ ۔

رابطہ کیلئے : سیّد عبدالحی ۔ کوارٹرز انجمن ۱/۱ ۔ ربوہ

کتابت کی دُنیا میں انقلاب

الخطاط گرافکس کمپیوٹرائزڈ

اُردو ۔ انگریزی کمپیوٹر کمپوزنگ انتہائی ارزاں نرخ پر

آپ کا اپنا ادارہ

۱۱۵ ۔ میکلوڈ روڈ ، نزد لکشمی چوک لاہور

فون ـــــ ۲۲۴۲۲۵

پروپرائیٹر : محمد شفیق طاہر ۔ میاں سعید احمد

پاک گولڈ سمتھ

ربوہ میں آپکے جیولرز

گولبازار ۔ ربوہ

فون : ۵۵۰
گھر : ۷۴۹ ، ۵۴۹

برائے فروخت

پلاٹ رقبہ دو کنال ایک مرلہ ۔ لب سڑک ۔ ساہیوال روڈ نزد طاہر آباد ۔ نہایت باموقعہ برائے فوری فروخت مطلوب ہے ۔

رابطہ کیلئے : عبدالرشید ۱۹/۱۱ دارالعلوم غربی ربوہ ۔ فون نمبر ۹۸۳/۴۵۲۲

طاہر گولڈ سمتھ

سونے کی بہترین ورائٹی کا مرکز

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ۔ ربوہ

نفیس اور پائیدار زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

فون دکان ۶۲۳
فون رہائش ۷۵۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔

سُرمہ طفیل ✗ ✗ عرق نور

کورس ۳ شیشی ۔ قیمت ۱۲/-

معدہ کیلئے مفید ۔ قیمت ۲۰/-

مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے

حکیم محمد طفیل ۵/۶ کوٹھہ کلاتھ ۔ ربوہ

فون ـــــ ۷۰۴

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

کُول بریز

ریفریجریٹر ۔ ایئر کنڈیشنر ۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمّت کے لئے ۔

۵۸ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون : ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

ANAM TRAVELS

انعم ٹریولز

آپ کا اپنا ادارہ
دنیائے سفر میں
آپ کے ہم سفر

ٹیلیفون و ٹیلیکس کی سہولت کیساتھ

ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول کیلئے نیز بیرونی ملک آپ کے سفر کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہیں ۔ خدمت کا موقع دیجئے ۔

۱۴ ۔ ڈی فیروز سنٹر (نزد طباق) فضل حق روڈ بلیو ایریا ۔ اسلام آباد

ٹیلیفون : ۸۱۸۰۵۷ ، ۸۵۳۴۸۹

ٹیلیکس : ۵۴۵۹۲ TDISB